

سرکاری رپورٹ (مباحثات)

چھیا لیس وال اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 02 دسمبر 2017ء بروز ہفتہ برتاؤ 13 ربیع الاول 1439 ہجری۔

نمبر شمار	مندرجات	صفہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	دعاۓ مغفرت۔	04
3	چینر پرسنر کے پیش کا اعلان۔	04
4	توجہ دلاؤ نوٹس۔	05
5	رخصت کی درخواستیں۔	07
6	قرارداد نمبر 103 مجانب: میر اظہار حسین کھوسہ، رکن اسمبلی۔	08

ایوان کے عہدیدار

اسپیکر----- میڈم راحیلہ حمید خان دُرانی

ایوان کے افسران

جناب رحمت اللہ بختگ ----- سیکرٹری اسمبلی

جناب عبدالرحمن ----- ایڈیشنل سیکرٹری (قانون سازی)

جناب مقبول احمد شاہواني ----- چیف رپورٹر



بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 02 دسمبر 2017ء بروزہ نئے برابر طبق 13 ربیع الاول 1439 ہجری، بوقت شام 05:00 بجے زیر صدارت محترمہ راجلہ حمید خان درانی، اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

میڈم اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز با قاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آ خوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا لَّهُ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَى فِرْعَوْنَ رَسُولًا هٰذِهِ فَعَصَى فِرْعَوْنُ الرَّسُولَ فَأَخَذَنَاهُ أَخْذًا وَبِيَلًا هٰذِهِ فَكَيْفَ تَتَّقُونَ إِنَّ كَفَرُتُمْ يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ قِصْلَةً هٰذِهِ السَّمَاءُ مُنْفَطِرٌ بِهِ طَكَانٌ وَعُدُّهُ مَفْعُولًا هٰذِهِ إِنَّ هَذِهِ تَذْكِرَةٌ حَشِيشَةً هٰذِهِ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ إِلَيْ رَبِّهِ سَبِيلًا هٰذِهِ

﴿پارہ نمبر ۲۹ سورۃ المزمل آیات نمبر ۵ اتا ۱۹﴾

ترجمہ: ہم نے بھیجا تمہاری طرف رسول بتلانے والا تمہاری باتوں کا۔ جیسے بھیجا فرعون کے پاس رسول۔ پھر کہا نہ مانا فرعون نے رسول کا پھر پکڑی ہم نے اس کو والی کی پکڑ۔ پھر کیوں نکر پھو گے اگر منکر ہو گئے اس دن سے جو کرڈا لے لڑکوں کو بوڑھا۔ آسمان پھٹ جائیگا اس دن میں اس کا وعدہ ہونے والا ہے۔ یہ تو نصیحت ہے پھر جو کوئی چاہے بنالے اپنے رب کی طرف راہ۔ وَمَا عَلَمَيْنَا إِلَّا أَلَيْلَانٍ۔

سردار عبدالرحمن کھیتaran: میڈم اپسیکر! آپ مجھے اجازت دیں گے؟
میڈم اپسیکر: جزاک اللہ۔ سُمَّ اللَّهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ۔ سردار صاحب! ایک منٹ میں آپ کو موقع دیتی ہوں۔
 جی رحیم زیارتوال صاحب۔

جناب عبدالرحیم زیارتوال ایڈوکیٹ (وزیر مکملہ تعلیم): میڈم اپسیکر! گزشتہ دنوں کوئئہ میں ڈشٹگرڈی کے واقعات میں ہمارے پولیس آفیسر ان ڈی جی شکلیں صاحب، الیاس صاحب، ان کے اہل خانہ اور پھر خصوصاً گوادر کے علاقے میں جو بیگناہ مزدور مارے گئے تھے شہید کیئے گئے تھے۔ انکی تعزیت کے لئے پہلے دعا کرتے ہیں۔ اور اسکے علاوہ کل پشاور میں واقعہ ہوا ہے وہاں بھی ڈشٹگرڈی میں یا ملک کے کسی بھی کونے میں جو ڈشٹگرڈی ہوئی ہے اور جس کے نتیجے میں ہمارے ملک کے معزز شہری شہید ہوئے ہیں۔ پہلے ان کے لئے دعا کرتے ہیں پھر اس کے لئے تعزیتی قرارداد بھی لائیں گے۔

میڈم اپسیکر: جی عبدالرحمن صاحب۔

سردار عبدالرحمن کھیتaran: شکریہ میڈم اپسیکر! ہمارے بلوچستان کے حامد شکلیں میرا کلاس فیلو تھا، اسی طریقے سے جو دوسرے آفیسرز، الیاس صاحب تھے اور جو سپاہی تھے جنہوں نے جامِ شہادت نوش کیا۔ اور اس طریقے سے جو تربت میں بزرگوں نے اس صوبہ کا امن خراب کرنے کے لئے مزدوروں کو نشانہ بنایا، وہ شہید ہوئے۔ اسی طریقے سے ہماری آرمی کے میجر اسحاق، وہ تو میرے گھر کا فرد تھا۔ میرے بیٹے کا course-mate، وہ ایک ہی کمرے میں رہتے تھے۔ اس کی شہادت اسی طریقے سے کیا گی جنید کی شہادت۔ ہاں! خواتین، بزرگانہ اقدام کر کے بارودی سرگن کے ذریعے دخواتین، جو کہ میری ہمسائی ہیں، ان کی شہادت۔ اور کل خاص کرا گیر یا کچھ یونیورسٹی انسٹیٹیوٹ پر بزرگانہ حملہ ہوا ہے۔ میڈم اپسیکر! یہ ان کی، خاص میں بلوچستان کے حوالے سے کہوں گا کہ، اس کے ساتھ ساتھ آج میں خان شہید عبدالصمد خان کی 44 ویں برسی تھی۔ تو بر سی پر دعا ہوتی ہے، تو ان سب شہداء کے لئے مہربانی کر کے دعا کروائیں۔

میڈم اپسیکر: جی ولیم صاحب۔

جناب ولیم جان برکت: میڈم اپسیکر! کل چمن میں لوگ شہید اور کچھ زخمی ہوئے ہیں ان کے لئے بھی دعا کروائیں۔
 (اس مرحلہ پر مرحومین کی ارواح کی ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

میڈم اپسیکر: میں بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انصباط کا مرجع یہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 13 کے تحت روای اجلاس کے لئے ذیل ارکین اسمبلی کو بیان آف چیئر پر سنز کے لئے نامزد کرتی ہوں:

- ۱۔ آغا سید لیاقت علی صاحب
- ۲۔ محترمہ شاہدہ رووف صاحبہ
- ۳۔ جناب ولیم جان برکت صاحب

توجہ دلاؤ نوٹس۔ محترمہ شاہدہ روف صاحب آپ اپنے توجہ دلاؤ نوٹس کی بابت سوال دریافت کریں۔

محترمہ شاہدہ روف: thank you اپنیکر صاحب question کے اندر تھوڑی سی غلطی ہے پہلے میں اُس کو ٹھیک کر دوں۔ لفظ اس میں use کیا گیا ہے scrapping کا۔ یہ trapping ہے۔ اور میرے خیال میں آپ کے اشافے غلطی ہوئی ہے۔

میڈم اسپیکر: سیکرٹری صاحب! اسے درست کر لیجئے گا۔ ہم سب اسی کو discuss کر رہے تھے کہ یہ کیا word ہے۔ جی۔

محترمہ شاہدہ روف:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پورے کوئی شہر میں جگہ جگہ scrapping کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ جس کے باعث نہ صرف ٹریک جام کے مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ بلکہ عام شہری کی شہر میں آمد و رفت بُری طرح متاثر ہو رہی ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ترقیاتی کام کی فوری تکمیل کو لیتی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ شہریوں کی مشکلات کا سد باب ہو سکے۔

میڈم اسپیکر: چونکہ اس کا تعلق منسٹر لوکل گورنمنٹ سے ہے۔ وہ ایوان میں مجھے نظر نہیں آ رہے ہیں۔ تو حکومت کی جانب سے کوئی جواب دینا چاہیں گے۔ زیارت وال صاحب۔

وزیر تعلیم: شکریہ میڈم اسپیکر! متعلقہ منسٹر نہیں ہیں۔ لیکن جس issue کو آج توجہ دلاؤ نوٹس میں اٹھایا گیا ہے۔ کوئی شہر اور اسکی جو صورتحال ہے۔ اور ہم نے کوئی شہر کو ایک جدید شہر بنانے کا کہا تھا اور اسی میں مختلف علاقوں میں کام شروع ہو بھی گیا ہے۔ اور کچھ کام اب شروع ہونے والے ہیں۔ اور جب کام ہو گا اور آپ اُسکو نئے سرے سے بنائیں گے تو انہیں جو پرانی چیزیں ہیں انکو توڑیں گے اور نئی بلڈنگ کھڑی کریں گے۔ تو اب جو کچھ شہر میں ہو رہا ہے۔ یا جو کچھ ہم کر رہے ہیں یہ صرف اور صرف کوئی کے شہریوں کو سہولت دینے کیلئے ہیں۔ اسکے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔ ایسے پورٹ روڈ کو ہم بنارہے تھے تو پہنچیں کیا کیا statements آئے۔ آج کوئی ایسے پورٹ روڈ ہمارے صوبے کی خوبصورت ترین روڈوں میں سے ایک روڈ ہے۔ اب بننے تک یا بنانے تک مشکلات بھی ہوں گی اور اُنکے خلاف لوگ بولیں گے بھی اور یہ بھی کہتے ہیں کہ نہیں بنائیں گے۔ لیکن اس گورنمنٹ نے یہ سب کچھ کر کے دکھایا ہے۔ میں محترمہ ملت میں اس بنیاد پر ہوں کہ ہم اس کوئی شہر کو بنانے کیلئے گورنمنٹ کی جانب سے جو بھی اقدامات ہیں، انشاء اللہ و تعالیٰ وہ دیکھ لیں گے کہ ہم اُسکی بہتری کیلئے کام کریں گے اور کوئی شہر کو ایک خوبصورت شہر بنائیں گے۔ ہم نے پہلے سے کوئی شہر کیلئے پیسے بھی رکھے ہیں۔ اور کوئی شہر کو ایک جدید شہر بنانے کیلئے، آج شاید میاں صاحب نے اپنے جلسے میں اعلان بھی کیا کہ کوئی کو پاکستان کے تین، چار شہروں کی طرح

خوبصورت ترین شہر بنائیں گے۔ اور جب خوبصورت ترین شہر بنانے پر آپ جائیں گے، مثال لگیوں کو چڑا کریں گے۔ نالیاں بنائیں گے۔ پرانی بلڈنگوں کو گرا نہیں گے یا جو بھی روکا ٹیں ہیں۔ اس پر جب کام کریں گے تو اس کے حوالے سے لوگوں کی جانب سے اعتراضات بھی ہوں گے تقید بھی ہوگی۔ اور ہم بہتری کیلئے وہ سب کچھ برداشت بھی کریں گے اور برداشت کرتے آئے ہیں۔ تو محترمہ سے ہماری یہ ہے کہ جہاں جہاں کام ہے۔ بعض جگہوں پر وہ کام شاید ست رُوی کا شکار ہے میں انہیں گورنمنٹ کی جانب سے یقین دلاتا ہوں کہ جہاں ست رُوی ہوگی۔ اس کا ہم نوٹس لیں گے اور شہر کو جو بھی توڑا گیا ہے جہاں جو کام شروع ہوا ہے جتنا جلد مکمل کر سکتے ہیں ان کو مکمل کریں۔ اور انکے مطالبے میں میں انکے ساتھ ہوں۔ میں ان کو یہ یقین دلاتا ہوں۔ اور امید رکھتا ہوں کہ وہ مزید اپنے سوال پر زور نہیں دینے گے۔

محترمہ شاہدہ روف: ایجوکیشن منسٹر صاحب نے بات کی۔

میڈم اسپیکر: حکومتی موقف ہے نا۔

محترمہ شاہدہ روف: بالکل ان کا یہ موقف ہے کہ Beautification of Quetta کر رہے ہیں۔ This and that. ان کے تمام جائز قسم کے کاموں میں ہم انکے ساتھ ہیں۔ میرا question لانے کا مقصد یہ تھا کہ گورنمنٹ کو یہ احساس دلایا جائے کہ جناح روڈ جو اچھی خاصی بنی ہوئی تھی، اس کی scrapping کا کام انہوں نے کیا اگر اس نیت سے کیا کہ یہی بنانے جا رہے ہیں۔ well and good لیکن آپ یہ دیکھ لیں کہ scrapping کب سے ہوئی ہے۔ اور لوگ کتنے مہینوں سے ذالت کا سفر کرنے پر صرف ان کی وجہ سے مجبور ہیں۔ میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اگر یہ ترقیاتی کام کر رہے ہیں اور اس مقصد لوگوں کو ریلیف پہنچانا ہے تو ایک specific time ہوا کرتا ہے۔ جناح روڈ آپ کی میں روڈ ہے جو اچھا خاصی بنی ہوئی تھی جس کو بنانے کی شایدابھی ضرورت بھی نہیں تھی۔ آپ نے کیا، بہت اچھا کیا لوگوں کیلئے کیا۔ لیکن آپ یہ جو کہہ رہے ہیں کہ شاید وہ سُست رُوی کا شکار ہے۔ وہ شاید نہیں وہ حقیقتاً اتنی سُست رُوی کا شکار ہے کہ لوگ اب بیزار ہو گئے ہیں۔ Beautification of Quetta کی آپ نے بات کی ہے کہ ہم کوئٹہ کو بہت اچھا بنا رہے ہیں۔ چار ارب روپے اسپیکر صاحبہ! اس مد میں آچکے ہیں۔ نواب صاحب میٹھے ہیں ان سے بڑا انتظام ہے کہ آپ جو کام کر رہے ہیں ہم اسکو appreciate کرتے ہیں ہم اسکو سراہاتے ہیں۔ کہ آپ اپنی capacity میں بہت بہتر کر رہے ہیں۔ لیکن اپنی پرنسل capacity میں میں نواب صاحب! آپ سے دست بستہ انتظام کروں گی۔ کہ ٹرینک کا بے ننگم جو ٹرینک لگائیں تاکہ عوام کو ریلیف ملے۔ یہ جناح روڈ کا فوری طور پر نوٹس لیں۔ جس کی scrapping کر کے لوگوں کو بہت بڑے حال پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ زیارت وال صاحب نے مجھے answer کیا کہ سیور ٹریج سسٹم کا بھی۔ اس کے اوپر

لیں۔ دیکھیں! جب ہم question raise کرتے ہیں تو اُسکا مقصد یہ ہوتا ہے کہ گورنمنٹ کی جو
مشینی ہوئی ہے اُسکو تھوڑا سا motivate کیا جائے۔ within a passage of time اس
چیز کو ختم کریں۔ آپ سے request ہے کہ اسکو فوری طور پر نوٹس میں لیتے ہوئے لوگوں کو اس اذیت سے نجات دلائیں۔
میڈم اسپیکر: ok میں اب اپنی رونگڈتی ہوں۔ حکومتی موقف آگیا ہے۔ چونکہ وزیر بلدیات ایوان میں موجود ہیں
ہیں۔ لہذا محکمہ لوکل گورنمنٹ سیکرٹری اسکا جواب تحریری طور پر دیں۔ تاکہ محکمہ کی تسلی ہو اور عوامی مشکلات کا ازالہ کیا
چاسکے۔ سیکرٹری اسپیکر رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب رحمت اللہ تک (سیکرٹری اسمبلی): نواب محمد خان شاہ وانی صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ موصوف ناسازی طبیعت کی بنیپر آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

میدم اپیکر: آیا رخصت مظور کی جائے؟ رخصت مظور ہوئی۔

سیکرٹری اسٹبلی: سردار غلام مصطفیٰ ترین صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ موصوف کوئی نہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

میدم اپیکر: آیا رخصت ممنظر کی جائے؟ رخصت ممنظر ہوئی۔

سیکرٹری اسٹبلی: مولانا عبدالواسع صاحب نے بزریہ فون مطلع فرمایا کہ موصوف کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے خصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

میڈم اسپیکر: آپا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسٹبلی: ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ صاحب نے بذریعہ فون مطلع فرمایا ہے کہ موصوف کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

میڈم اپیکر: آپا رخصت متنظر کی جائے؟ رخصت متنظر ہوئی۔

سیکٹری اسٹبلی: میر جان محمد خان جمالی صاحب نے بذریعہ فون مطلع فرمایا ہے کہ موصوف نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

میڈم اپیکر: آپا رخصت منظور کی جائے؟ **رخصت منظور ہوئی۔**

سیکٹری اسٹبلی: پنس احمد علی صاحب نے بذریعہ فون مطلع فرمایا ہے کہ موصوف کو وظیہ سے باہر ہونے کی بنا آج تا اختتام اجلاس رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

میڈیم اسپیکر: آپر خصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: سردار صالح محمد بھوتانی صاحب نے بذریعہ فون مطلع فرمایا ہے کہ موصوف عمرہ کی ادائیگی کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

میڈم اپسیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: حاجی عبدالمالک کا کڑ صاحب نے بذریعہ فون مطلع فرمایا ہے کہ موصوف کوئی سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

میڈم اپسیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: نوابزادہ طارق مگسی صاحب نے بذریعہ فون مطلع فرمایا ہے کہ موصوف نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

میڈم اپسیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: سید محمد رضا صاحب نے بذریعہ فون مطلع فرمایا ہے کہ موصوف یہ دنی ملک جانے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

میڈم اپسیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: مفتی گلاب خان صاحب نے بذریعہ فون مطلع فرمایا کہ موصوف نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

میڈم اپسیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: ڈاکٹر شمع اسحاق صاحب نے بذریعہ مطلع فرمایا ہے کہ موصوف یہ دنی ملک جانے کی بنا آج اور 5 دسمبر 2017ء کی نشتوں سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

میڈم اپسیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سرکاری کارروائی۔ میراظہار حسین کو سہ صاحب اپنی قرارداد نمبر 103 پیش کریں۔

میراظہار حسین کھوسہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ ہرگاہ کہ ڈیرہ مراد جمالی اور نصیر آباد میں واقع اوج پاور پلانٹ کے قیام سے اب تک تقریباً او. جی ڈی سی اربوں روپے کما چکی ہے۔ گزشتہ کئی سالوں سے زائد عرصے میں علاقے کی ترقی اور خوشحالی کیلئے کوئی اقدام نہیں اٹھایا گیا ہے اور نہ ہی وزیر اعظم پاکستان کی خصوصی ہدایت اور واضح جاری کردہ احکامات پر کوئی عملدرآمد کیا جا رہا ہے۔ لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ وہ او. جی ڈی سی کو پابند کرے کہ وہ اپنی آمدنی کے 5% نصیر آباد، جعفر آباد اور صحبت پور کے ضلعوں کے عوام کی ترقی کیلئے منصص کرنے کو یقینی بنائے۔

میڈم اسپیکر: او جی ڈی سی ہے یا او جی ڈی سی ایل ہے۔ اظہار خان کھوسہ صاحب! میں یہ آپ کو correct کرنا چاہ رہی تھی کہ یہ او جی ڈی سی نہیں ہے اور جی ڈی سی ایل ہے۔ تو اسیں ایل نہیں ہے۔

قرارداد نمبر 103 پیش ہوئی۔ پہلے تو اسے او جی ڈی سی ایل لکھ دیں تاکہ اسی طرح سے یہ پڑھا جائے بعد میں اس کو correct کیا جائے۔ آپ اپنی قرارداد نمبر 103 کی admissibility کی وضاحت کریں گے۔

میر اظہار حسین کھوسہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ میڈم اسپیکر صاحب! اس سے پہلے بھی ہم تین، چار قرارداد لائے ہیں، اسی طرح مرکزی حکومت کو یہاں سے پاس کر کے بھجوائے گئے۔ ان پر کوئی بھی عملدرآمد نہیں ہوا۔ اس کے ساتھ ساتھ اوچ پاور پلانٹ، ڈیرہ مراد جمالی، او جی ڈی سی ایل وہ ہیں اپنا اوچ کے قریب ہی۔ اوچ ایسا یا ہے اصل وہاں سے صحبت پور سے کوئی سات کلومیٹر کے قریب ہے۔ سوئی سے تقریباً 18 کلومیٹر ہے۔ ڈیرہ بگٹی سے 25 کلومیٹر ہے۔ مطلب صحبت سے 7 کلومیٹر ہے۔ ڈیرہ مراد سے 22 کلومیٹر کے قریب ہے۔ تو اس کے ساتھ ساتھ وہاں کے علاقے کے لوگوں کو اس کی کوئی سہولت نہیں دی جاتی۔ وہیں سے ان کے گیس پانپ گزرتے ہیں بڑے ٹرکوں پر اور ان کی گاڑیاں وہیں سے جاتی ہیں۔ اور ان کے ساتھ ساتھ وہ سفر و ہمایہ ہیں سے کر کے جیکب آباد کو جاتے ہیں۔ اور آگے پھر کراچی یا کونہ اس کے ساتھ ساتھ وہ سوئی والا راستہ اختیار کرتے ہیں جا کے کشمور کے ساتھ۔ اور بگٹی صاحب کو پہنچتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ وہاں وہ سہولیات نہیں دی جاتی ہیں۔ حالانکہ وہ سہولیات تھیں، شروع میں جب اوچ پاور بن رہا تھا تو بتایا گیا کہ ڈیرہ مراد جمالی کیلئے ایک خاص ایک پنج ہو گا ہر سال لیکن وہ نہیں دیا جاتا۔ اس کے ساتھ ساتھ وہاں اوچ پاور پلانٹ میں جو بڑے آفسرتوں نہیں، چھوٹی جو لیبریز ہیں وہ بھی باہر لائی جاتی ہیں وہ بھی ہمارے وہاں کے لوگوں کے نہیں دے رہے ہیں۔ کوئی نوکری نہیں دی جاتی۔ تو یہ حق بتا ہے ان کا۔ نصیر آباد ڈیرہ مراد جمالی اور ساتھ میں صحبت پور۔ اسی طرح سوئی ڈیرہ بگٹی ان سب کو ان کا حق دیا جائے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ وہاں پر ان کو اسکوں اور ہسپتال پر کام کرنا چاہیے کہ وہاں کے لوگوں کیلئے انکو فائدہ دے سکیں۔ اور ان کا یہ right ہوتا ہے۔ یہ ان کا حق بتا ہے کیونکہ ان کے ایسا سے گیس نکل رہی ہوتی ہے۔ تو اسکے ساتھ ساتھ انکو کوئی سہولیات دی جاتی ہیں۔ اور یہ لیبر بھی باہر سے دی جاتی ہے۔ اور اسی طرح کچھ اس طرح کام ہوتے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے کام انہوں نے دیے ہے ڈیرہ مراد جمالی کو۔ بہت پہلے آج سے تین سال پہلے چار سال پہلے۔ اسکے بعد نہیں دیا گیا ہے تو ان کو پابند کیا جائے کہ جو 5% جو بتا ہے ان کا وہ ڈیرہ مراد، صحبت پور کو دیجئے جائیں۔ جس سے کہ وہاں کے لوگوں کو فائدہ بخی سکیں۔ اور اوچ پاور میں وہاں کے لوگوں کی نوکریاں دی جاسکیں۔ وہاں کے لوگ فائدہ اٹھا سکیں ڈیرہ مراد، جعفر آباد، صحبت پور، اوسٹہ محمد اور سوئی کے۔ تو اس طرح قریب قریب جو آبادی ہے چھتر ایسا ہے وہاں کے لوگوں کو فائدہ ہو گا۔ اس کے ساتھ میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بہت شکریہ۔

میڈم اسپیکر: جی آ غالیاقت صاحب۔

آغا سید لیاقت علی: شکر یہ میڈم اسپیکر! یہ بڑی اہمیت کی قرارداد ہے۔ اس پر کئی دفعہ میڈم اسپیکر! ہم بحث کر کچے ہیں۔ اور اس میں جو سب سے زیادتی ہے، وہ یہ ہے، یہ نہیں کہ اونچ پاور پلانٹ کو گیس سپلائی جب او جی ڈی سی ایل کر رہا ہے تو یہ، اس زمین سے اس کی پابند لائے گزرتی ہے۔ لیکن اونچ پاور پلانٹ کی اپنی بھی یہ انکم ہے اور وہ انکم کروڑوں روپے کی ہے۔ میڈم اسپیکر! یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ ہمارے ساتھ، خاص کر اس صوبے کیسا تھوڑا فیڈرل گورنمنٹ بڑی زیادتی کر رہی ہے۔ وہ اس طرح آپ دیکھ لیں کہ صوبہ KPK میں جو بھی پراجیکٹ یا جو بھی بجلی پیدا ہوتی ہے اس کی باقاعدہ رائٹلی اس صوبے کو دی جاتی ہے۔ یہی چیز پنجاب اور سندھ کے ساتھ ہے۔ آپ دیکھ لیں کہ ہماری گیس کی جو رائٹلی ہے وہ 1952ء میں جو فکس ہوئی تھی وہی رائٹلی ہے۔ جبکہ پر کوہ اور اور دوسرے جو آئل فیلڈز ہیں وہ ابھی discover ہوئے ہیں اور جو سندھ میں آئل فیلڈ discover ہوئے ہیں بوبی، گز۔ یہ آئل فیلڈز ہمارے پیپر کوہ کے بعد discover ہوئے ہیں۔ ان کو تو او جی ڈی سی ایل یا پاکستان آئل فیلڈز والے وہی رائٹلی گورنمنٹ آف پاکستان دے رہی ہے سندھ کو نئے نئے زخ پر۔ جبکہ ہمیں، ہماری یہ جو پیر کوہ کی ہے اس کو وہی پرانے 1952ء والے rates پر ہمیں وہ treat کر رہے ہیں۔ ایک تو یہ زیادتی ہے دوسری زیادتی یہ ہے کہ آپ دیکھ لیں کوہاٹ KPK میں نیچرل گیس discover ہوئی تھی اس میں ایل پی جی بھی بکل رہی ہے نیچرل گیس بھی بکل رہی ہے۔ وہاں اردو گرد کے دس کلو میٹر ایریا کو فری گیس سپلائی دی ہوئی ہے اور ابھی بھی مل رہی ہے۔ یہ میں کوئی آف دی ریکارڈ بات نہیں کر رہا ہے۔ جبکہ that is on the record تو یہ دیکھ لیں کہ یہ وہاں پر مل رہی ہے۔ جبکہ ہمارے ہاں اس وقت کھوسٹ میں، زرغون میں، اس وقت پیر کوہ سے ایک دوسرا مجھے اس کا نام یاد نہیں ہے شاید سرفراز بگٹی صاحب کو یاد ہو جو recently او۔ ٹی۔ او۔ ٹی میں یہ ساری گیس بکل رہی ہے۔ لیکن فری تو کیا وہ گورنمنٹ کی price ہے۔ یہ گیس ہمارے علاقوں کو مہیا نہیں کی جا رہی ہے۔ تو یہ واقعی قرارداد جو ہے ایک تو میری اس میں یہ تجویز ہے کہ اس کو پورے ہاؤس کی قرارداد بنائی جائے۔ نمبر دو۔ اونچ پاور پلانٹ کو بذات خود یہ کہا جائے کہ وہ جو بجلی produce کرتا ہے اس کی رائٹلی کم سے کم اگر بلوچستان گورنمنٹ کو نہیں دے سکتے ہیں، کئی دفعہ میں نے اس فلور پر یہ کہا ہے، تو وہ مہربانی کر کے اس علاقے کی ڈیولپمنٹ میں تو کم سے کم 5% تو خرچ کریں۔ اونچ پاور پلانٹ کی آمدنی اس وقت billions rupees ہے۔ تو میری اس سلسلے میں یہ استدعا ہے گورنمنٹ آف پاکستان سے کہ اس نے جو یہ ایگر یمنٹ کیا ہے اس نے جو یہ کہا ہے کہ ہر صوبے سے جو کچھ بھی discover ہوتا ہے جو کچھ بھی جو صوبہ produce کرتا ہے۔ اُسکے 5% اس علاقے کے لوگوں کے سوچ، activities، سوچ، ویفیس پر خرچ ہو گے۔ تو یہ میری گزارش ہے کہ گورنمنٹ آف پاکستان کو یانی ڈرل گورنمنٹ کو اس بات پر مجبور کیا جائے کہ جو جو محکمے جہاں سے ہیے اونچ پاور پلانٹ ہے، جیسے او جی ڈی سی ایل ہے۔ ان لوگوں کو پابند کیا جائے کہ اس علاقے کے لوگوں پر کم سے کم 5% جو کہ ان کی انکم کا ہے وہ خرچ کریں۔ مطلب میں آپ کو میڈم

اپنیکر! ایک زبردست بات تباہ پچھلے دنوں کوئی پندرہ بیس دن پہلے میں زرغون غرگیا تھا جی۔ آپ یقین کریں کہ زرغون غر سے جو اس وقت گیس کی سپلائی ہو رہی ہے کوئٹہ شہر کو یا ہماری اس پاپ لائن میں جو گیس زرغون غر جو شامل کر رہا ہے۔ اور وہ کمپنی وہاں دو کمروں کا ایک سکول بنائی تھی۔ دو کمروں کا سکول اور آج پانچواں سال ہے کہ وہ ادھر سے انکم لے رہے ہیں۔ یہ ماڑی گیس ہے اور ماڑی گیس چونکہ یہ فورسز سے belong ہے فورسز کی کمپنی ہے۔ تو ان کے ساتھ توبات کجا، ان کے ایریا میں آپ گھس بھی نہیں سکتے۔ نہ آپ ادھر سے اس کو دور سے گزر سکتے ہیں۔ میری یہ استدعا ہے کہ جیسے یہ لاںسن اُن کو ملا ہے، لاںسن میں ایک clause ہے کہ یہ 5% سے لیکر کے 10% تک جوان کا profit کا ہے وہ اس ایریا کے اس پر خرچ کریں گے اس کی سوچل activities پر، اُس کی صحت پر، ان چیزوں پر خرچ کیا جائیگا۔ تو ان لوگوں کو اس کا پابند کرایا جائے۔ خاص کر ماڑی گیس کو تو بالکل پابند کیا جائے کیونکہ یہ کوئی بھی بات مانے کیلئے تیار نہیں ہے۔ اور انہوں نے صرف اور صرف دو کمروں کا ایک اسکول اور ایک کمرہ کا ایک ہسپتال بنایا ہوا ہے۔ تو میڈم اپنیکر! اس سلسلے میں میں ایک دفعہ پھر گزارش کروں گا، کئی دفعہ پہلے ہم یہ قرارداد لائچکے ہیں۔ شاید آپ کے علم میں بھی ہو گا۔ چیف منٹر صاحب کے علم میں بھی ہے۔ اس کو ادھر سے جیسے میں پہلے بھی کئی دفعہ عرض کر چکا ہوں کہ تین رکنی کمیٹی بنائی جائے۔ اور وہ جا کر کے ان لوگوں سے اس پر بات کرے۔ صحبت پور کے یاد رہ مراد جمالی کے یا اس علاقے کے لوگوں کا کیا قصور ہے؟ اُن کی زمینوں سے پاپ لائن گزرتی ہے۔ اُن کی زمینوں سے ٹرانسمیشن لائن گزرتی ہے۔ اُن کی زمینوں پر اوج پاور پلانٹ قائم ہے۔ لیکن اُس سلسلے میں ان کو کوئی بھی سہولت نہیں مل رہی ہے۔ تو میری یہ گزارش ہے کہ اس قرارداد کو ہاؤس متفقہ طور پر پاس کرے اور پورے ہاؤس کی مشترکہ قرارداد قرار دیا جائے۔ شکر یہ۔

میڈم اپنیکر: ہمیں سفر فراز بگئی صاحب۔

میر سفر فراز احمد بگئی (وزیر داخلوں و قبائلی امور): شکر یہ میڈم اپنیکر! یہ جو میرے فاضل دوست آج قرارداد لے آئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ بڑی important ہے۔ لیکن میری کچھ humble submissions ہیں اس میں کچھ corrections کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ اس ہال کو پتہ ہے کہ اوج سوئی کا حصہ ہے۔ لیکن اس وقت کیونکہ او جی ڈی سی ایل کمپنی کو زمین ڈیرہ بگئی سے نہیں مل رہی تھی تو اس لئے اُس نے جا کر neighbouring district میں یہ پلانٹ لگایا تھا۔ لیکن اس کی جو بھی انکم ہے اُس پر اتنا ہمارا بھی حق ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اس میں جو correction کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ ایک CSR plan ہے اور جی ڈی سی ایل کا یا کسی بھی کمپنی کا یا کسی بھی آر گناہ نیشن کا۔ تو یہ قرارداد کہیں چل جائیگی اور اس پر کتنا implement ہو گا اُس کی مثال ایسی ہے کہ پچھلے چار سال سے یا اس سے پہلے ہم نے جتنی قراردادیں بھیجی ہیں اُن پر کتنا implement ہوا ہے۔ تو میری اس میں suggestion یہ ہے کہ mover کی اور قائد اپوان کی

سے اور آپ کی as a Custodian of the House permission کے جو لوگ

ہیں۔۔۔

میڈم اسپیکر: کھوسہ صاحب! آپ کی قرارداد پر suggestion دے رہے ہیں آپ ذرا سنا لیں آپ چاہ رہے ہیں کچھ amendment ہو۔

وزیر داخلہ و قبائلی امور: بہر حال میڈم اسپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ اوجی ڈی سی ایل کے جو جی ایم ہیں وہ CSR کو handle کرتے ہیں۔ ان کو اور ان کی ٹیم کی ساتھ یہاں پارلمینٹری نیز کیلئے ایک بریفنگ کا اہتمام کیا جائے۔ اور وہ یہاں آ کر یہاں پیش ہو جائیں اور بتائیں کہ CSR plan میں انہوں نے ڈیرہ گلٹی اوجی ڈی سی ایل کیلئے کیا کیا ہے۔ ڈیرہ گلٹی کیلئے کیا کیا ہے سوئی کیلئے کیا کیا ہے؟ میڈم اسپیکر! ڈیرہ گلٹی وہ بدقسمت خطہ ہے جو جنگ زدہ ہے۔ اور شاہدِ حس جنگ میں آج ہم ہیں اس میں ان آئنل کمپنیز کا ایک بہت بڑا کردار ہے۔ اور میڈم اسپیکر! آج گیس کی بات ہو رہی ہے۔ تو بدقسمتی سے سوئی میں آج بھی ہماری عورتیں لکڑیاں جلاتی ہیں۔ بدقسمتی سے آج بھی پیر کوہ میں پینے کا پانی نہیں ہے میڈم اسپیکر! پیر کوہ گیس فیلڈ ہے جو 1973ء سے پاکستان کو گیس کا ایک بہت بڑا حصہ دے رہا ہے۔ پاکستان میں جو energy crisis ہے اس کو help-out کر رہا ہے لیکن بدقسمتی سے وہاں کے لوگ آج بھی پانی کی بوند بوند کو ترس رہے ہیں۔ تو ایسے میں اگر اوجی ڈی سی ایل کمپنی یا پاکستان پیٹرو لیم میڈیم یا کوئی اور کمپنی جو وہاں کام کر رہی ہے وہ یہ کہتی ہے کہ ہم spent CSR میں کچھ کر رہے ہیں تو خدارا! اس مقدس ایوان کو بھی پڑھونا چاہیے کہ وہ ڈی سی ایل کمپنی کو کہاں وہ خرچ ہو رہے ہیں۔ ضرورت ہمیں ٹوپی کی ہے اور لاکے چھتری دے دیتے ہیں۔ تو خدارا! ہمیں پانی چاہیے ہمیں اور کچھ نہیں چاہیے۔ تو ہذا یہ اوجی ڈی سی ایل میری آپ سے humble submission ہے کہ آپ روگنگ دیں اُن کو پابند کریں کہ وہ یہاں آئیں اور اس ہاؤس کو اعتماد میں لیں اس ایوان کو اعتماد میں لیں کہ وہ CSR plan میں کتنا خرچ کر رہے ہیں کہاں خرچ کر رہے ہیں؟ جس طرح ابھی کھوسہ صاحب نے فرمایا ہے، میکنیکل اسٹاف میں تو ہم مان لیتے ہیں کہ بلوچستان کے لوگ شاید کو الیگانی نہیں کر پاتے ہیں۔ لیکن جو non-skilled labour ہے۔ جس میں مالی، چوکیدار جس میں اور لوگ ہیں وہ بھی کیا پنجاب اور سندھ سے آئیں گے وہ فیلڈ منیجر کی مرضی ہے وہ اگر سندھ کا رہنے والا ہے تو سندھیوں کو لے آتا ہے۔ وہ بھی ہمارے بھائی ہیں میں ethnic چیزوں پر یا ان چیزوں پر believe نہیں کرتا ہوں۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ پہلا حصہ وہاں کے لوگوں کا ہے۔ جس کی زمین سے گیس نکل رہی ہے آج ہم پاکستان کو کیا پیغام دے رہے ہیں کہ میرے گھر کے سامنے سے اٹھا رہا چیخ کی چوبیں اچیخ کی پاپ لائیں گزر رہی ہے۔ اور میری عورت آج بھی لکڑیاں جلاتے؟ آج بھی وہی بی کام ریض ہو جائے؟ اور آج بھی گور جلا کے اپنے بچوں کو صبح اسکول بھیجیں؟ تو یہ ایک لمحہ فکر یہ ہے۔ thank you so much

میڈم اسپیکر! میری ان humble submissions کیستھ کہ ان کو یہاں پابند کیا جائے اور CSR کا پلان اس ہاؤس کے سامنے رکھا جائے۔ کہ CSR میں اور پھر دھکی بات یہ ہے کہ KP میں ایسا نہیں ہوتا۔ KP میں جو بتا ہے اس کا چیز میں وہاں کا منتخب ممبر ہوتا ہے جو وہاں کا ایم پی اے ہوتا ہے۔ اور پھر ڈپٹی کمشنر اس کا ممبر ہوتا ہے۔ لیکن ہمارے ہاں یہ بھی بڑی ایک اندر ہرگز نہیں ہے کہ جو کبھی CSR میں with any committee ہوتا ہے اور آپ کو جیسے پتہ ہے کہ جو MNA's ہیں ان کے دور دراز علاقے ہیں۔ جو میرا ایم این اے ہے۔ ایک دفعہ میں وزیر اعلیٰ صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور شاہد خاقان عباسی صاحب کا کہ ایک دفعہ وہ ان کو لے آئیں کچھی کینال کے inauguration onboard ہیں اس سے پہلے آئے ہیں ناں اسکے بعد آئیں گے نہ campaign پر آئے تھے۔ نہ اگلے لیکشن کے campaign پر آئیں گے۔ تو ان کو کیا پتہ ہے کہ ہماری ضروریات کیا ہیں۔ لہذا آپ سے یہ گزارش ہے کہ اس ہاؤس کو اعتماد میں لیا جائے۔ سی ایس آر پلان کو سامنے رکھا جائے۔ اور پوچھا جائے ان سے کہ یہ پیسے وہ کہاں خرچ کرتے ہیں؟ شکریہ میڈم اسپیکر۔

میڈم اسپیکر: سردار عبدالرحمن کھیتم ان صاحب۔

میر مجیب الرحمن محمد حسني (مشیر برائے وزیر اعلیٰ محکمہ کھیل و ثقافت): سردار صاحب! مجھے اگر ایک منٹ دیں۔

میڈم اسپیکر: اب میں اجازت دے رہی ہوں۔ آپ please تشریف رکھیں۔ آپ سردار صاحب سے اجازت لے رہے ہیں۔ جی سردار صاحب۔

سردار عبدالرحمن کھیتم ان: شکریہ میڈم اسپیکر! مجیب جان! اگر آپ کرتے ہیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

میڈم اسپیکر: اصل میں ہوتا یہ ہے کہ ہم گورنمنٹ کے سائیڈ کے اور اپوزیشن دونوں کو برابر ٹائم دیتے ہیں۔ ابھی تین لوگوں نے حکومت کی طرف سے بات کر لی ہے تو اس لئے نہیں میں کچھ اور کہہ رہی ہوں آپ اس وقت ہاتھ کھڑا نہ کریں وہ میں سب کو موقع دوں گی۔ جی سردار صاحب۔

سردار عبدالرحمن کھیتم ان: thank you madam بہت بہت شکریہ میڈم اسپیکر! یہ جو اظہار کھوسو صاحب پہلے تو میں ان کو وزارت پر مبارکباد دیتا ہوں، ہاں ہاں فوڈ کا کدر گیا ہے وہ اپنی سیٹ چھوڑ کے پیچے بیٹھا ہوا ہے۔

میڈم اسپیکر: سردار صاحب! آپ اپنی speech کریں please جی۔

سردار عبدالرحمن کھیتم ان: جی میڈم اسپیکر! ہمارے معزز سردار عظم موسیٰ خیل، میرے ہمسایہ بھی ہیں، سینیٹر ہیں۔ میں ان کو اس ایوان میں اپوزیشن کی طرف سے خوش آمدید کہتا ہوں۔ ہاں شاہزادیب خان سے تو میری پہلی دفعہ ملاقات ہوئی ہے۔ میں ان کو اس ایوان میں مبارکباد بھی دیتا ہوں اور خوش آمدید کہتا ہوں۔ میڈم اسپیکر! یہ او جی ڈی سی ایل یہ اظہار کھوسو صاحب

جو چیز بھی وہ کہتے ہیں ڈیرہ مراد جمالی اور پتہ نہیں جعفر آباد اور ظفر اللہ جمالی آباد، سب چیز ادھر کی ہونی چاہیے۔ یہ اوج پادر پلانٹ، اوج سائیئنڈ، ڈیرہ بگٹی کا، ان کی قرارداد ہی غلط ہے۔

میڈم اسپیکر: سردار صاحب! آپ اپنی speech جاری رکھیں جی۔

سردار عبدالرحمٰن کھیمِر ان: جی زمرک خان کہہ رہے ہیں آج اجلاس کا مزہ نہیں ہے۔

میڈم اسپیکر: آپ کے پاس آٹھ سے دس منٹ ہیں please۔ جی۔

سردار عبدالرحمٰن کھیمِر ان: جی جی زمرک خان کہہ رہا ہے آج اجلاس میں مزہ نہیں آرہا ہے۔

میڈم اسپیکر: سردار صاحب! ان کو چھوڑ دیں ناں ابھی آپ بات کریں please۔

سردار عبدالرحمٰن کھیمِر ان: ابھی تھوڑی مزہ بنادیتے ہیں تو گزارش یہ ہے کہ اود جی ڈی ایل والے جیسے میرے دوست نے کہا سرفراز نے ان کا ایک اچھا ڈیپارٹمنٹ ہے رحیم جان! آپ آپس میں بات کر رہے ہو تو ٹھوڑا ہمیں بھی سن لونا۔

میڈم اسپیکر: زیارت وال صاحب اور بگٹی صاحب! please اپنی اپنی نشتوں پر تشریف رکھیں۔

سردار عبدالرحمٰن کھیمِر ان: سرفراز! آپ کے علاقے کی بات ہو رہی ہے ذرا سن لیں، بابت لا لا کو چھوڑ دیں۔

میڈم اسپیکر: سردار صاحب! آپ direct intrep نہیں کریں پلیز۔

سردار عبدالرحمٰن کھیمِر ان: ok, ok OGDCL والوں کا۔ وہ دس ہزار ڈالرجہاں پر ان کی exploration ہوتی ہے یا سلسلہ ہوتا ہے وہاں کے لئے رکھتے ہیں۔ plus وہ بھر اپیشن کر کے کوئی اسکول بنادیا

کوئی ہسپتال بنادیا۔ اس میں ایک کمیٹی بنی ہوتی ہے جس میں ڈپی کمشنر ہے concerned MPA ہے۔

لیکن بدلتی سے یہ ایک اسلام آباد میں بیٹھ کے جس کی سفارش۔ ابھی پچھلے دونوں انہوں نے 28 لاکھ کا میرے علاقے میں ایک اسکول دیا ہوا ہے PTI کے لوگوں کو۔ میڈم اسپیکر! بابت لا لا اپنی سیٹ چھوڑ کر ادھر آ گیا ہے ہوم فنڈر کے پاس۔

میڈم اسپیکر: وہ اپنی بات کر سکتے ہیں آپ اپنی تقریر جاری رکھیں please۔ اگر آپ لوگ اس طرح سے

intreption کریں گے I will stop the session

سردار عبدالرحمٰن کھیمِر ان: میڈم! تھوڑا سا سیشن کو backup کریں سب خاموش ہیں۔

میڈم اسپیکر: نہیں بڑی سیر لیں گنتگو ہو رہی ہے آپ اپنی مسئلے کی طرف توجہ دیں۔

سردار عبدالرحمٰن کھیمِر ان: پشتونخواہ میپ والے اور مسلم لیگ والے تھکے ہوئے ہیں صح سے جلسہ کر کے۔ میں نے کہا تھوڑا سا، اتنا تھوڑا سے سا۔

میڈم اسپیکر: سردار صاحب! please آپ اپنی تقریر جاری کریں۔

سردار عبدالرحمن کھیتران: میڈم اسپیکر! آپ غصہ نہ کریں۔

میڈم اسپیکر: you are have only eight minutes

سردار عبدالرحمن کھیتران: میڈم اسپیکر! یہ پچھلے دونوں میں نے اس floor of the house میں نشاندہی کی تھی کہ ان کے اس HR ڈپارٹمنٹ نے کچھ اسکا ارشپس نکالی تھیں اس کی پوزیشن یہ تھی کہ جس دن وہ اخبار میں آیا تو اُس کی date کے دس دن گزر گئے تھے میں نے اُس کو اُس وقت شاید آپ chair کر رہی تھی کہ کون مجھے یاد نہیں آ رہا ہے۔

میڈم اسپیکر: property of the house آپ بھی توجہ نہیں دے رہے ہیں میڈم اسپیکر!

میڈم اسپیکر: میں آپ ہی کے points لکھ رہی ہوں جی۔

سردار عبدالرحمن کھیتران: تو پھر ہوم منستر نے یقین دہانی کرائی تھی کہ میں دوبارہ وہ اخبار میں دلاوں گا اسکا ارشپ والا۔ وہ آج تک ہم نے پھر نہیں دیکھا ہے پھر، جیسے کہ میں نے کہا کہاب میں نے ڈپٹی کمشنر سے کہا۔

میر سرفراز احمد بگٹی (وزیر داخلہ و قبائلی امور): Madam Speaker Question explanation کرنا چاہتا ہوں میں۔

میڈم اسپیکر: ان کو complete کرنے دیں آپ درمیان میں speech کا interference کرنے کریں۔ وزیر داخلہ و قبائلی امور: میڈم! any time according the Rules میں بول سکتا ہوں۔

میڈم اسپیکر: نہیں آپ رول کی بات مجھے نہ بتائیں میں یہ کہہ رہی ہوں کہ انہیں complete کرنے دیں پھر تسلی سے آپ بولیں آپ ان کو تو speech مکمل کرنے دیں آپ پانچ منٹ بعد explain کریں گے کوئی فرق نہیں پڑھے گا جی۔ جی سردار صاحب۔

سردار عبدالرحمن کھیتران: تو میں نے، وہ مجھے پتہ نہیں ہے کہ کون سے اخبار میں آیا ہے نہ ہمارے علاقے کی کوئی اسکا ارشپ ہوئی ہے اور نہ مجھے پتہ ہے اسی طریقے سے جہاں یہ exploration کرتے ہیں یا ان کے کنوئیں وغیرہ ہیں اُس علاقے کا حق ہوتا ہے اس آزیبل ہاؤس نے بھی کئی دفعہ یہ قرارداد اور رولنگ تھی آپ کی۔ کہ جو جس علاقے میں exploration ہوگی یا سلسلہ ہوگا اُس علاقے کا پہلا حق ہے۔ ہمارے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے۔ وہ اپنی مرضی کرتے ہیں ماں نزدیک اپنی جگہ پر ہے اس وقت وہ فوج کے حوالے ہے اُس میں بھی ہمارے علاقے میں آ کے مریوں کو خاص کر سردار چنگیز والوں کے۔ میرا علاقہ ہے ڈسٹرکٹ بارکھان ہے میں نے پہلے بھی نشاندہی کی ہے وہاں لا کے جو بھی اُس کی مراعات ہیں وہ مریوں کو دے دیئے ہیں ہم نے اُس پر احتجاج کیا ہم احتجاج ہی کر سکتے ہیں باقی تو مریوں کی طرح یا مگثیوں کی طرح ہم بندوں تو نہیں اٹھا سکتے ہمارا روڈ پر یا اس اسمبلی کے فلور پر احتجاج ہے وہ زور آ و لوگ ہیں دونوں ادھر ادھر۔ دونوں کی

سمیٹیں ہیں تو وہ زبردستی ہے زبردستی کا تو کوئی علاج ہی نہیں ہے وہ لے گئے ہمارا علاقہ قبضہ کیا ہے انہوں نے۔ اسی طریقے سے او جی ڈی سی ایل سر! ہمارا جو نوشم میں کوئلہ ہے ڈسٹرکٹ بارکھان ہے زمینیں بارکھان میں ہیں چند مری وہاں آباد ہیں۔ یونین کونسل بغاوہ کا ایریا ہے اس پر چنگیز کو 1500 فی ٹن رائٹی دے رہے ہیں۔ اور باقی جو جتنی بھی اسکا لرشپس ہیں ایڈمیشن ہیں لیویز ہیں سارے مریوں کو دے دیا ہے۔ مجھے ایک بریگیڈیئر صاحب نے فون کیا کہ تم آپ کو آپ پر احسان لگا رہے ہیں کہ 10% دیں گے میں نے کہا یہ بھی آپ مریوں کو دے دیں ہمیں نہیں چاہیے۔ ملکیت وہاں کے چند مری ہیں جو ڈسٹرکٹ ہے سر! یا آپ کا بھی آپ نے بھی یہاں floor of the House میں کہا ہے کہ جس علاقے سے نکلیں گی اُس علاقے کا حق ہے۔ اُس میں چاہے مری ہیں کھیتر ان ہیں جو بھی بیٹھے ہوئے ہیں میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں۔ لیکن کھیتر انوں کو side دیا کہ آپ لوگوں کو دس روپے دے دیں گے بس۔ میں نے کہا وہ بھی نہیں چاہیے۔ او جی ڈی سی ایل بھی میڈم اسپیکر! same یہی کارروائی کر رہی ہے جیسے کہ میرے دوست سرفراز نے کہا کہ اُن کا جو بھی ہے GM کا CSR ہوتا ہے کیا ہوتا ہے؟ CSR کا ہے تو اُس کو kindly آپ ایک رولنگ دے دیں آپ کا good-office سے ایک لیٹر چلا جائے وہ آئیں اور ہمارے ساتھ بیٹھ کر جن جن علاقوں میں explorations ہو رہی ہے سلسلہ ہو رہا ہے وہ اُن علاقوں کو دے دیں ہمیں عوام نے منتخب کیا ہے ایم پی اے کیا ہے ایم این اے کیا ہے اُن کا حق ہے اُن سے پوچھیں یہ اپنی مرضی دکھاتے ہیں تو یہ پہلا حق اُس کا پھر اگر ہمسایہ گری میں جیسے اظہار نے کہا پھر ہم بھی ہمسائے ہیں ڈیرہ گلٹی کے ہمیں بھی وہ جو بھی اُن سے ہو سکیں 2% 1% 5% ہمارے علاقے بھی back-ward علاقے ہیں وہ ہمیں بھی دیں۔ بنیادی چیز یہ ہے کہ اس کے CSR کا جو بھی ہے اُس کو call کریں letter یا آپ کے good-office سے وہ یہاں آئیں اور ہمیں بریفنگ دیں اور further rules کے جو اُن کے جو thank you ہیں وہ اُن پر عمل کریں ہمیں اعتراض نہیں ہے۔

میڈم اسپیکر: جی محیب حسنی صاحب۔ نہیں محیب حسنی صاحب پہلے کھڑے ہوئے تھے۔

میر محیب الرحمن محمد حسنی (مشیر برائے وزیری اعلیٰ مکملہ کھیل و ثقافت): شکریہ میڈم اسپیکر یہ بڑی اہم قرارداد ہے ہم اپنی پارٹی کی طرف سے اس کو support کرتے ہیں۔ میڈم اسپیکر پی ایل اور او جی ڈی سی ایل دونوں کمپنیاں ہمارے ڈسٹرکٹ میں بھی پچھلے چار سالوں سے کام کر رہی ہیں۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہ دونوں کمپنیاں ظاہر ہے بہت ہی زور آور ہیں اور وہاں کے لوکل لوگ ہیں اُن کو کسی بھی مسئلے پر یہ even onboard نہیں رکھتیں جو عوامی نمائندے ہیں جیسے میر سرفراز نے کہا کہ یہ سو شش سیکٹر میں جب کام کرتے ہیں، حالانکہ پچھلے سال تی ایم صاحب کی سربراہی میں کیمنٹ میٹنگ ہوئی اور اُس کے بعد ہم اسلام آباد گئے، وہاں ہمارے پرائم منسٹر صاحب جو اس وقت منسٹر تھے۔ تو ان سے وہاں میٹنگ میں یہ فیصلہ ہوا کہ آئندہ جو ڈولپمنٹ سیکٹر کے ان کے کام ہونگے اس میں ایم این اے کے ساتھ ساتھ ایم پی اے کو بھی رکھا جائیگا۔ لیکن افسوس کے

ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس کے بعد آج تک میرے ڈسٹرکٹ میں یہ کام کر رہی ہیں دونوں کمپنیاں ہمیں جو سو شل سیکٹر کے ان کے کام ہیں ہمیں کسی بھی موقع پر انہوں onboard نہیں رکھا۔ even ڈپٹی کمشنر اپنے طور پر ہم سے مطلب رابطہ انہوں نے کیا۔ جب ہم نے ان سے کہا کہ جی آپ ہم سے مہربانی کریں کیونکہ چیف منسٹر صاحب کی سربراہی میں ایک میٹنگ ہوئی، اُس میں یہ فیصلہ ہوا کہ ایم این ایز کے ساتھ ساتھ ایم پی اے کو بھی اس کمیٹی میں شامل کیا جائے۔ لیکن اس کے بعد اس پر کوئی میں یہ فیصلہ ہوا کہ ایم این ایز کے ساتھ ساتھ ایم پی اے کو بھی اس کمیٹی میں شامل کیا جائے۔ لیکن اس کے بعد اس پر کوئی amendment کے ساتھ اگر منتظر کیا جائے کہ جو فیصلے کی بنیت کے فورم پر ہوئے تھے پچھلے سال جب سوئی گیس کا ایگر یمنٹ expire ہوا تھا اور اس کو renewal کے لئے ہم سب اسلام آباد گئے تھے۔ تو اس میں یہ فیصلہ ہوا کہ ایم پی ایز کو جو پی پی ایل اور او جی ڈی سی ایل کے جتنے ضلع کے حوالے سے مسائل ہوں گے ان کے سو شل سیکٹر کے کام ہوں گے، even یہاں تک کہ یہ سو شل اپنا لوکل گارڈز کے نام پر یہ لوکل لوگ وہاں کے قبائل کو نوکریوں پر رکھتے ہیں۔ اس سلسلے میں بھی ہمیں بائی پاس کیا جاتا ہے۔ میڈم اسپیکر! میں اس ایوان کے توسط سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ او جی ڈی سی ایل اور پی پی ایل جیسے میر سرفراز نے کہا کہ ان کو یہاں آپ بلا کے اپیش اپنے چیمبر میں ایک میٹنگ اگر ان کی رکھ لیں تاکہ ہم اپنے جو ہمارے تحفظات ہیں اپنے ضلع کے عوام کے حوالے سے وہ ہم سامنے رکھ سکیں۔ اور جو کی بنیت کا ایک فیصلہ ہوا تھا اس کو ان سے ہمیں کہنا چاہیے بلکہ اس قرارداد میں ان سے یہ مطالبہ ہونا چاہیے کہ اس کو ہر حال میں implement کیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ او جی ڈی سی ایل اور پی پی ایل بلوچستان میں پچھلے چار سالوں سے ڈیرہ بگٹی سے لیکر بارکھان، جھل مگسی، تمام ضلعوں میں ان کی exploration کے کام بھی ہو رہے ہیں۔ اور یہاں تک کہ اٹھارہویں ترمیم کے بعد ظاہر ہے اس میں صوبوں کا یا ضلعوں کا جوان وسائل پر وہ حق تسلیم بھی کیا گیا ہے۔ لیکن جب ہم ان سے بات کرتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ جی! یا ایگر یمنٹ جو ہمارے پرانے ایگر یمنٹ ہیں یہ اٹھارہویں ترمیم سے پہلے کے ہیں اس لئے ہم اسکے پابند نہیں ہیں۔ لیکن پھر بھی اسکے باوجود جیسے کہ ہم سب جانتے ہیں کہ 5% یا 10% جو، ان کی انکم ہے وہ اس علاقے کے لوگوں کے ولیفیر پر لگاتے ہیں۔ وہ بھی نہیں لگایا جاتا۔ تو میں یہ گزارش کروں گا کیونکہ اس پر پچھلے چار سالوں میں کئی قراردادیں پیش ہوئیں اور پاس بھی ہوئیں۔ لیکن ان پر او جی ڈی سی ایل یا پی پی ایل کی طرف سے کوئی implementation نہیں ہوئی۔ تو میں اپنی ان گزارشات کے ساتھ آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ ان مسائل کو اس قرارداد میں amendment کے ساتھ ڈال کے فیڈرل گورنمنٹ کو یہ بتایا جائے کہ وہ اپنے جو دمکٹیزیز ہیں ان کو پابند کریں کہ وہ جس علاقے میں کام کریں اُس علاقے کے ایم پی اے کو ہر حال میں وہ onboard رکھیں، بہت بہت شکر یہ۔

میڈم اسپیکر: یا سمین اپنی صاحبہ۔

محترمہ یا سمین بی بی اپنی: thank you میڈم اسپیکر! بہت اہم قرارداد ہے۔ اور جو بھی ممبران کی طرف سے روشنی ڈالی سارے حقائق پر مبنی ہیں۔ میڈم اسپیکر! صرف ایک confusion ہے جو میں feel کر رہی ہوں۔ کہ OGDCL کے حوالے سے مطلب یہاں 5% کی بات کی گئی ہے کہ علاقائی ڈولیپمنٹ پر خرچ ہونا چاہیے۔ یہ کوئی بھیک نہیں ہے کہ ہم کسی کپنی سے یا جو explore کرتی ہے یا جہاں جو پروجیکٹ لگتے ہیں، اُس سے مانگتے ہیں۔ بلکہ سیکٹر ہے وہ اُس کو support کریں۔ یہاں غلطی سے اظہار کھوسے صاحب نے کہا کہ 50%۔ میں کہہ رہی تھی کہ کاش! یہ 5% ہمیں ملے، 50% تو بہت دور کی بات ہے۔ میڈم اسپیکر! صرف ایک question ہے جو میں آپ سے یا آپ کا جو good office ہے۔ کہ ایک issue ہے جس پر تین چار دفعہ پہلے بھی قرارداد آچکی ہے۔ اب ہم دوبارہ سے قرارداد لے کر آئے ہیں۔ تو ایک مسئلے پر تم کتنی دفعہ قرارداد لے کر آسکتے ہیں؟ same issue اور یہاں جو ہمارے معزز اراکین ہیں، گھنٹوں اُس issue پر بات کرتے ہیں۔ logic کے ساتھ بات کرتے ہیں۔ facts کے ساتھ بات کرتے ہیں۔ اور بات according to the rule کرتے ہیں اُس سے ہٹ کر بات نہیں کرتے۔ اُسکے باوجود اگر اُس قرارداد پر عمل نہیں ہوتا then میڈم اسپیکر! کوئی دوسرا way ہمیں سمجھایا جائے۔ کیونکہ میں سمجھتی ہوں کہ صوبائی اسمبلی سے زیادہ کوئی supreme کوئی superior ادارہ نہیں ہو سکتا۔ اہم ادارہ ہے۔ اگر اس plate-form پر بھی ہماری آواز کو نہیں سن جاتا تو میڈم اسپیکر! کوئی اور out way ہمیں بتایا جائے مطلب ہم کہاں اپنامد عالے جائیں؟ کس طرح سے مطلب ہم سمجھانے کی کوشش کریں کہ جو ہمارے basic rights ہیں، ہم logic کے ساتھ آپ سے بات کر رہے ہیں۔ تو اسی لیے مطلب یہاں جو محرومیاں ہیں، اُسکی بھی لست ہے، بڑھتی جا رہی ہیں۔ میڈم اسپیکر! صرف یہ ہے کہ مطلب آپ کو یاد ہوگا کہ یہاں ہم نے ایک کمیٹی بھی بنائی ہے کہ جو قراردادوں کی implementation پر کام کرے گی۔ اُس کمیٹی کی وہ rules یا اُن کی جو activities ہیں، وہ اب تک کیا ہوئی ہیں کہ ہم ارادہ رکھتے ہیں کہ جتنی بھی قراردادیں ہم نے پاس کی ہیں اس اسمبلی سے۔ بجائے یہ کہ ماضی کی ردی کی ٹوکری میں جانے کی بجائے اس پر عملی طور پر کوئی کام ہو۔ اور ہماری محرومیوں کا اور یہ جتنے بھی ہمارے reservations ہیں ان کا مادہ ہو سکے۔ thank you so much

میڈم اسپیکر: ایک تو میں یہ بتا دوں یا سمین صاحب! مجھے موقع دے دیں سردار صاحب! میں اُن سے ایک بات کہہ دوں۔ یا سمین صاحب! آپ کو کافی عرصہ ہو گیا، آپ کو پتہ ہونا چاہیے ممبرز کو کہ آپ ایک موضوع پر 6 مینے کے بعد قرارداد لاسکتے ہیں۔ اول تو یہ مجھ سے پوچھنے کی ضرورت نہیں تھی آپ لوگ خود جب ممبر بن جاتے ہیں تو آپ لوگوں کو rules کا خود پتہ ہونا چاہیے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہم بار بار ”یہ ردی کی ٹوکری نہیں کہا کریں“۔ آپ لوگوں کے بڑے valueable

چیزیں ہیں، جو آپ یہاں عوام کی نمائندگی کرتے ہیں یہاں پر بات کرتے ہیں۔ تو وہ چیزیں وہاں as it جس طرح کاریکارڈ ہوتا ہے ہم دے دیتے ہیں۔ ہم implementation is a recommendatory ہم زبردستی نہیں کر سکتے ہم اُن کے اوپر چھوڑتے ہیں recommendations دیتے ہیں۔

کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں۔ جی سردار صاحب۔ this is the think, please

سردار رضا محمد برونج (مشیر برائے وزیر اعلیٰ مکمل قانون و پارلیمانی امور و اطلاعات) میڈم اسپیکر! میں بذاتِ خود یہ کہتا ہوں کہ ایک اہم قرارداد ہے جس کی ہم حمایت کرتے ہیں۔ لیکن اسکے تقسیم کا جو منافع آتا ہے اس لیے کہ جو سو شل سیکٹر ڈولپمنٹ پر خرچ ہوتا ہے، وہ پیسہ اُنکے منافع سے آتا ہے 5%۔ ہمارے پاس کوئی ایسا طریقہ نہیں ہے کہ ہم اس منافع کی assessment کر سکیں اور اُسی حساب سے ہمیں profit ملتا ہے اس حوالے سے ہمیں جو share ملتا ہے اسکا اندازہ لگانا۔ ایسا ہے ہمیں ایک mechanism بنانے کی ضرورت پڑ رہی ہے اس میں تاکہ ہم ایک mechanism بنائیں۔ دوسرا اسی قرارداد میں کچھ چیزیں جیسے سرفراز بھٹی صاحب نے کہا کہ سوئی اور اوج کے درمیان میں مسئلہ ہے۔ تو اس قرارداد کو اس طرح بنایا جائے تاکہ ان کا مسئلہ بھی حل ہو سکے، اوج میں بھی اور سوئی میں بھی۔ اور اسی طرح یہ کہنیاں گیس ڈولپمنٹ سرچارج کے حوالے سے کام کرتی ہیں، از خود ڈولپمنٹ کے اخراجات وہ برداشت کرتی ہے ایک percentage تک۔ یہ ہمیں پتہ نہیں چلتا کہ یہ کہنیاں ہمارے علاقے میں ڈولپمنٹ نہیں کرتی ہیں۔ ابھی جیسا کہ کہا گیا کہ 1956ء میں گیس discover ہوئی اور اُسکے بعد سے اب تک جتنا ہے اب تک جتنا ہے ہمارے ہاں کوئی بھی انفراسٹرکچر ڈولپمنٹ کے حوالے سے کام نہیں ہو سکا ہے۔ تو یہ مہربانی کر کے اس پر زراء تفصیل ابادت کرنے کی ضرورت ہے۔ اور ایک چیز اور ٹیکنیکل ہمارے سامنے آتی ہے۔ اٹھا رہو یہ ترمیم کے بعد بہت ساری چیزیں جو ہم نے کرنی ہیں، ہم کس طرح کر سکتے ہیں؟ تو اس کو اگر تھوڑا جیسا ہم پیچھے لے جائیں، اور اس قرارداد کو پاس کر لیں پیش۔ لیکن اس mechanism کو سارے کوڈ نالا پڑے گا۔

میڈم اسپیکر: یہ تو آپ لوگ آپس میں بیٹھ کر decide کریں گے۔ جی زیارت وال صاحب۔

جناب عبدالرحیم زیارت وال (وزیر حکومتی تعلیم): شکریہ میڈم اسپیکر! جو قرارداد اس وقت ایوان کے سامنے ہے۔ میں گورنمنٹ کی جانب سے اسکی مکمل حمایت کرتا ہوں۔ دو، دو فاقروں میں۔ سردار صاحب نے جو کہتا اٹھایا ہے کہ جس منافع کی ہم بات کر رہے ہیں، اسکے measurement کا کوئی پیانہ صوبائی گورنمنٹ کے پاس نہیں ہے۔ ہم اسکے باوجود ان پر وہ کرتے ہیں جو وہ کہتے ہیں لیکن وہ بھی ہمیں نہیں ملتا ہے۔ نواب صاحب بیٹھے ہیں۔ گیس کہاں سے نکلی تھی اور آج بھی جو جلسے میں ذکر ہوا تھا سرفراز صاحب نے، شاہد خاقان عباسی صاحب آئے تھے، اسکے استقبال میں بہت بڑا جلسہ کیا تھا۔ اور ذاتی طور پر مجھے یہ خیال تھا۔ جہاں یہ جلسہ تھا اور وہاں روڈ اڈھر اڈھر کی بنی تھیں۔ پانچوں کی وجہ سے راستہ ہی نہیں تھا۔ لیکن اُس شہر کو

بھی گیس نہیں دی گئی تھی۔ انتہائی مہنگا، آج وہ چونکہ آئے ہیں۔ اور خود اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ اسکے لیے، پیر کوہ کے لیے آج گیس کا علان کریں گے۔ لیکن انہوں نے وہ بھی نہیں کیا۔ تو نواب صاحب! یہ چیزیں اس طریقے سے نہیں ہیں۔ نواب صاحب! اس پر stand لینا پڑے گا۔ اور جو کمپنیاں ہیں، ہم گورنمنٹ کے طور پر، صوبے کے طور پر، ہم اُنکے ملازم نہیں ہیں۔ اٹھارویں ترمیم، نواب صاحب! ایسا ہے کہ جواب نئی چیزیں دریافت ہونے والی ہیں اُن پر عملدرآمد آپ کی ہماری گورنمنٹ کی صوبے کی رضامندی سے بچا س، پچا س فیصلہ پر ہوگی۔ اور اس سے پہلے جو چیزیں ہیں نواب صاحب! اُن پر بھی مالکوں کی حیثیت سے ہمیں جانا ہوگا دیکھنا ہوگا۔

میڈم اسپیکر: زیارتوال صاحب! اسپیکر میں ہوں اور میں چیئرمیٹر ہوں آپ نواب صاحب کو نہیں مجھے بتائیں اور مجھے مخاطب کریں شکر یہ۔

وزیر مکمل تعلیم: کہ ایک معنی میں کھلے ہاتھ ان کو چھوڑ کر، جو وہ کریں گے جس طریقے سے کریں گے مثال کے طور پر جہاں ہم اور آپ گئے تھے شاہد خاقان عباسی وزیر اعظم کی حیثیت سے وہاں آئے تھے۔ اُس شہر کو جب وہ گیس نہیں دے سکتے ہیں۔ پھر باقی یہ جو صوبہ ہے اسیں ہم کس سے پوچھیں گے کس سے بات کریں گے؟ دوسری بات یہ ہے کہ اب جو نکل رہی ہے نواب صاحب! اٹھارویں ترمیم کے بعد کوئی کوئنک کیا ہے زرغون سے۔ اب زرغون کی جو گیس ہے پاکستان کی سب سے بہتریں گیس یہ ہے۔ اور آپ بھی کہہ رہے ہیں کہ ان کے ساتھ ملایا جاتا ہے۔ اُن کی زیادہ تپش یا جو بھی ہے اُسکی heating ایسی ہے، وہ پھر پورے ملک کی گیس کو مزید ٹھیک کرتا ہے۔ تو نواب صاحب! وہاں تک، وہاں آج بھی جانے کا راستہ نہیں ہے۔ آج بھی کچی سڑک سے ہم اور وہ لوگ جا رہے ہیں۔ تو اتنی گیس نکال کے، پانچ سال تو ہو گئے ہیں لیکن اسکو کچھ بھی نہیں دے رہے ہیں۔ آپ اپنے صوبائی پی ایس ڈی پی سے اگر کوئی مہربانی کر سکے ہیں نواب صاحب! ذاتی طور پر آپ نے کیا ہے باقی اُنکی جانب سے تو کچھ بھی نہیں ہے۔ اور یہاں آج تک وہ ہماری کمیٹی ہے اُس کو بننے نہیں دے رہے ہیں اُس میں روڑے انکار ہے ہیں۔ مارٹی گیس کمپنی۔ میں وہاں کا نمائندہ ہوں۔ مجھے چھوڑ کر ایم این اے کی حیثیت سے، ہمارا ایم این اے صاحب چار اضلاع پر مشتمل ہمارا ایک ایم این اے ہے۔ ڈیرہ بگٹی، yes کوہلو، سی، ہرنائی، یہ چار اضلاع پر مشتمل ایک ایم این اے ہے۔ اور اسکو اس لیے بنایا ہے کہ یہ آدمی حساب کتاب والا ہے۔ اور یہاں جوانا بریگیڈ یونٹ بیٹھا ہوا ہے، ابھی بات کرنی ہوگی۔ اس کو ہم کس طریقے سے وہ کریں گے ”کہ بُس اسکو نکالو اور کام کرو۔ جو میں پیسے لایا ہوں ایک کروڑ ہے دو کروڑ ہیں“، نواب صاحب! نہ کروڑ کی بات ہے، نہ دو کی بات ہے۔ لوگوں کے rights اور اُنکا تحفظ کرنا گورنمنٹ کی حیثیت سے ہماری ذمہ داری ہے نواب صاحب! لیکن وہ اس طریقے سے اسکو الجھا کر۔ آپ نے خود اسلام آباد میں اُن کا آرڈر دیا تھا کہ صوبائی اسمبلی کا وہاں سے جو ممبر ہے، وہ ممبر ہو گا اُس حلقة سے۔ لیکن آج تک وہ نوٹیفکیشن نہیں

کر رہے ہیں۔ نواب صاحب کے ساتھ بار بار اسکے پاس یہ فائل گئی ہے۔ نواب صاحب کے دفتر میں گم ہو جاتا ہے۔ فلاں ہو جاتا ہے۔ نواب چنگیز مری صاحب کے۔ تو نواب صاحب! کہنے کا مقصد ایک تو یہ چیز ہے۔ دوسری بات یہ ہے نواب صاحب! ان تمام چیزوں پر بات کرنی پڑی گی کہ آخر کار ہم اس کو کس طریقے سے وہ کریں گے۔ جو ماضی میں ہوا ہے، جو جائیداد آپ کی بنی ہے، جو دولت آپ کی بنی ہے، جو اس طریقے سے آپ کی انکنی طرف بقا یا جات ہیں۔ اس پر ہمارے ساتھ بیٹھ کر بات کریں۔ یہ ایک معنی میں اُنکے حم و کرم پر چھوڑ کر۔ انہوں نے آج تک وہ حم و کرم ہمارے ساتھ نہیں کیا ہے اس صوبے کے لوگوں کے ساتھ نہیں کیا ہے۔ اس صوبے نے پاکستان کو کیا کچھ نہیں دیا ہے۔ یہی گیس پاکستان کے کونے کونے تک پہنچ گئی ہے۔ پختونخوا میں بھی ہے، پنجاب میں بھی ہے، سندھ میں بھی ہے اور اگر محروم ہے تو ہم محروم ہیں۔ اگر محروم ہے تو ڈیرہ بکٹی محروم ہے۔ سوئی محروم ہے۔ کوہا محروم ہے۔ جو ارد گرد میں ہے۔ پیر کوہ سے جو نکل رہی ہے۔ تو اس قسم کی صورتحال میں قرارداد اپنی جگہ پر، گورنمنٹ کی جانب سے میں نے پہلے کہہ دیا کہ ہم حمایت کرتے ہیں۔ لیکن اس پر stand لیے جو کمیٹی بنائی تھی محترمہ! آپ نے رونگ دی تھی۔ وہ کمیٹی اور اسکی وہاں timing اس کا وہاں پر جانا۔ اور اس پر بات کرنا یہی وہ چیزیں ہیں جس پر ہم وہ کر سکتے ہیں۔ جہاں تک آئین کی بات ہے۔ آئین میں پہلے جو کچھ ہو چکا ہے وہ اپنی جگہ پر۔ اس کو کس طریقے سے وہ کر سکتے ہیں۔ لیکن اس کے بعد جو نکلنے والی چیزیں ہیں، اُسیں صوبے کا آدھا حصہ ہو گا۔ آدھا حصہ جس کا ہے، جو بھی شرکت داری سے کریں گے، آدھا حصہ صوبے کا ہو گا۔ تو یہ آپ کی معدنیات اور اسکے مالک۔ عبدالرحمن صاحب ایک بات کہہ چکے ہیں۔ لیکن انسان کو اس وقت پڑھنہیں چلتا۔ جب ایف سی ہر نانی کی کول مائنزر پر قبضہ کر رہی تھی۔ ہم اُسکی مخالفت کر رہے تھے۔ تمام پارٹیوں نے جتنے بھی ہیں سب نے اُسکی حمایت کی۔ روزگار بننے گاروزگار، کیا قبضہ روزگار ہوتا ہے؟۔ اگریز یہاں آیا تھا وہ بھی روزگار دے رہا تھا۔ بہترین ریلوے لائن بناؤ کر دی تھی۔ کیا ہم پاکل تھے جو اُسکے خلاف لڑ رہے تھے اُنکو نکال رہے تھے۔ تو یہ جو بات ہے بنیادی طور پر سوچنا ہو گا میڈم اسپیکر! اور بات کر رہے ہیں، باقاعدہ میں لکھ کر کے تمام ریکارڈ اس ہاؤس کے سامنے رکھوں گا کہ کس کس نے اس کی حمایت کی ہے۔ اور آج ہماری صورتحال کیا ہے؟ زندگی میں وہاں دھماکہ نہیں دیکھا تھا اب دھماکے ہیں، شہداء ہیں۔ اس قسم کے معاملات ہیں۔ تو کہنے کا مقصد یہ ہے کہ مائنزر ڈیپارٹمنٹ ہمارے پاس موجود ہے میڈم اسپیکر! مائنزر ڈیپارٹمنٹ کی یہ ذمہ داری ہے جو بڑھاتا ہے رائٹی، جو کچھ لیتا ہے، جو بھی ہے اُس کی ہم تیار ہیں۔ مائنزر ڈیپارٹمنٹ اور گورنمنٹ کا یہ کام ہے کہ لوگوں کو protection دے اسکے علاوہ کسی کی protection نہیں چاہیے۔ اور دُکی میں جو معاہدہ وہ کر چکے ہیں، اُسکی کاپی موجود ہے۔ اُس میں لکھا تھا، ایف سی والوں نے لکھا تھا کہ اس طرح کا معاہدہ پھر بھی نہیں کیا جائیگا۔ لیکن ہوا کیا وہ آ کر اُس پر قابض ہو گئے۔ آج بھی ہم مخالف ہیں۔ جتنا جلسہ چاہے ہم وہاں کر سکتے ہیں۔ پورے شہر کو نکال سکتے ہیں سارے لوگ اسکے مخالف

ہیں۔ لیکن یہ کیا ہے؟ ایف سی کا کیا کام ہے مائنز کے ساتھ۔ ایف سی نے ہمیں کوئی protection دی ہے؟ ہم اپنی روایات کے بل بوتے پر وہاں ایک دوسرے کے ساتھ معاملات کرتے ہیں۔ تو اس قسم کی چیزیں ہیں اور ان چیزوں کو اس طریقے سے لینا یہ ٹھیک نہیں ہے۔ اُس کا کوئی کام ہی نہیں ہے۔ یہ صوبہ ہے اسکی ایک ایڈمنیسٹریشن ہے، اس کی ایک گورنمنٹ ہے اور اُس کا ایک سربراہ ہے۔ قائدِ ایوان آج موجود ہیں۔ آپ کے، نواب صاحب کے قائدِ ایوان کی حیثیت سے ہوتے ہوئے یہ چیزیں ایسی ہیں کہ اب برداشت سے نکل رہی ہیں اور عوام کو بغاوت پر مجبور کر رہے ہیں۔ کوئی بھی ڈیپارٹمنٹ اپنے اختیارات سے ماوراءِ اختیارت نہیں کرے۔ جوڑیوںی صوبائی حکومت کی جانب سے جس کو دی جاتی ہے، وہ کریں۔ صوبائی حکومت نے وزیر اعلیٰ نے لکھ کر کے انکو دے دیا ہے اس کے باوجود تو کیا ہے یہ؟ لکھ کر کے دے دیا تھا۔ cabinet کا فیصلہ لکھ کر کے دیدیا تھا۔ ریکارڈ پر موجود ہے۔ اسکے باوجود ہم بیٹھے رہیں گے۔ تو بنیادی طور پر جو بات ہے، وہ یہ ہے قرارداد کی میں حمایت کرتا ہوں لیکن جو ہماری قرارداد ہے۔ نواب صاحب سے یہ request ہے کہ جب بھی رکھیں گے ایک دن رکھ کر وہاں جائیں گے۔ جو بھی relevant لوگ ہیں، قراردادیں ہمارے پاس ہوں گی۔ محترمہ! آپ ہمیں قراردادیں provide کریں گی آپ قراردادوں کو اکٹا کریں گے۔ اور اسکے لیے جو کمیٹی بنی ہے نواب صاحب کی سربراہی میں ہم جائیں گے اُن کے ساتھ ایک ایک پر بحث کریں گے۔ جن کو implement کر سکتے ہیں ان کو کروائیں گے۔ جن کو implement نہیں ہو سکتے کوئی مشکلات ہیں ٹینکیل جو بھی ہیں۔ تب جا کر یہ اطمینان ہو جائے گی۔ ورنہ ہماری قراردادیں، اس سے پہلے کچھلی اسمبلی میں ہم پاس کر چکے تھے۔ next جو اسمبلی آئی انہوں نے implement کر دیا۔

میڈم اسپیکر: زیرتوال صاحب conclude کریں، please۔

وزیر مکملہ تعلیم: میڈم اسپیکر! تو جتنی قراردادیں ہیں اُن سب پر جائیں گے۔ تو میں قرارداد کی حمایت کرتا ہوں۔ اور ساتھ ہی ساتھ آپ کو، آپ سے request یہ ہے کہ وہ قراردادیں اور قائدِ ایوان صاحب سے میری ڈست بستہ گزارش ہے کہ اس پر جائیں گے۔ وہاں مینگ رکھیں گے نواب صاحب! ایگر یہ نہ ہے تو جائیں گے، سارے جائیں گے، جو کمیٹی ہے وہ اُس پر بات کریں گے تاکہ ہماری قراردادوں کی لاج ہو۔ اس طرح کی قراردادیں پاس نہیں ہوں جس کی کوئی لاج نہیں ہو۔ thank you

میڈم اسپیکر: جی سردار رضا محمد بڑجی صاحب۔

مشیر برائے وزیر اعلیٰ مکملہ قانون و پارلیمانی امور و اطلاعات: میڈم اسپیکر! ہمارے natural gas کی value، جو ہے، وہ BTU کے حساب سے ہوتی ہے۔ یہ ایک مسئلہ ہمارا ہے اور سارے پاکستان میں شاید ہماری گیس سب سے سستی

ہے۔ اور ہم یہ سزاً تقریباً 1956ء سے سہہ رہے ہیں۔ تو ایک چیز یہ بھی include کرنے کی ضرورت ہے اسی قرارداد میں تاکہ ہماری valuation جو ہو گیس کی BTU کے حساب سے تاکہ انکم زیادہ بڑھ جائے گی ہماری اس percentage حساب سے زیادہ بڑھ جائے گی۔

میدم اپسیکر: جی شاہدہ صاحبہ۔

محترمہ شاہدہ رووف: قرارداد جس پر ہم بحث کر رہے ہیں۔ یہ ہے یا اسکے بعد 104 نمبر کی قرارداد ہے۔ سب یہیں اور انکی importance سے انکار بھی نہیں ہے۔ لیکن اپسیکر صاحبہ! سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آپ کے حکم کے بعد یہ ان قراردادوں کیلئے اپیشنلی ایک کمیٹی بنی۔ اُس کمیٹی نے آج تک کیا کیا ہے؟ کتنی قراردادوں کا انہوں نے pursue کیا ہے؟ اور اسکے بارے میں ہاؤس کو اعتماد میں لیا ہے کہ ہم نے انکے بارے میں یہ کیا ہے۔ دوسری بات جو میں آپکے توسط سے قائد ایوان تک پہنچانا چاہتی ہوں کہ یہ فیصلے کی بنیٹ کے اندر کر کے فوری طور پر فیڈرل گورنمنٹ کے through کیوں نہیں حل کروالیجے جاتے؟ پھر یہ کہہ دیں کہ ہماری حکومت اس وقت کمزور و کٹ پر کھیل رہی ہے۔ کیا ہم یہ کہیں کہ ہماری حکومت جسکو ہم نے شروع دن سے اعتماد میں لیا تھا کہ آپ جہاں جائیں گے ہم آپکے ساتھ ہیں۔ ہم پرستیج لگا کہ یہ opposition friendly ہے۔ اُسکے باوجود بھی اس چیز کا فائدہ نہیں اٹھایا گیا۔ فیڈرل گورنمنٹ آپکی PML(N) کی گورنمنٹ ہے۔ صوبے کے اندر جو سوقت جو چیف ایگزیکٹو بیٹھا ہے وہ (N) PML کا ہے۔ کیبنٹ کے اندر قرارداد میں پیش کرنے والے آپکے منسٹر صاحبان ہیں۔ یہ تمام مسائل کی بنیٹ کے اندر discuss کر کے فوری طور پر فیڈرل گورنمنٹ کو onboard کر کے یہ چیزیں کیوں deal نہیں کر لی جاتی ہیں؟ میں کہتی ہوں کہ اس ایوان کا جو نام ہے اُسکو kill کیا جا رہا ہے۔ چیزوں کو لٹکایا جا رہا ہے۔ آج آپ کا مجوہ کیشن فسٹر اٹھ کرتی بات کہہ دیتا ہے کہ ہمیں کسی اُس پر رکھا ہی نہیں جا رہا۔ تو آپ یہ message دے رہے ہیں۔ آپ اپنی کمزوری کو خود admit کر رہے ہیں۔ اور اگر آپ ابھی بھی جب تین، چار مہینے مشکل سے گورنمنٹ کے رہ گئے ہیں۔ ابھی بھی ان چیزوں کو take-up کریں گے تو کب کریں گے؟ ابھی تک ہم یہ رونا رہ رہے ہیں۔ ہمیں سُننا کوئی نہیں ہے۔ 18th amendment کے بعد یہ ہونا چاہیے فلاں ہونا چاہیے۔ یعنی صرف یہ رونا کیوں؟ اگر amendment کی ضرورت ہے تو کیوں نہیں کیا جاتا ہے؟ وہ نام جو یہاں بحث و مباحثے میں لگایا جاتا ہے۔ اٹھا رہوں ترمیم کے بعد amendment لا کر اُس میں چیزوں کو یہاں سے ہاؤس سے کیوں نہیں منظور کروالیا جاتا۔ تو آپکے through میں یہ کہنا چاہوں گی قائد ایوان سے کہ یہ matters جو صرف اُنکی ایک directive پر اور اُنکے seriousness کے solve کے پر کیبنٹ کے through ہونا چاہیے۔ میری تجویز یہ ہو گی کہ آپ monthly اپنی کیبنٹ کی میٹنگ کاں کریں۔ ان issues کو جتنی جلدی ہونا چاہیے۔

آگے forward کر سکتے ہیں کریں۔ اور اس صوبے کے عوام کے پر حرم کریں خُدارا! یہ چیزیں جو آپ انکو deal کر سکتے ہیں۔ آپ صرف لفاظی، خطاطی سے جان چھڑائیں اور practically یہ کریں۔

میڈم اسپیکر: جی نصراللہ زیرے صاحب۔ this is the last speaker۔

جناب نصراللہ خان زیرے: شکر یہ میڈم اسپیکر قرارداد کی میں حمایت کرتا ہوں۔ یقیناً اہمیت کی حامل قرارداد ہے۔ ابھی مجھ سے پہلے شاہدہ رووف صاحبہ نے کہا کہ مسلم لیگ کی وہاں حکومت ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ جمعیت بھی، انکی پارٹی بھی مکمل وہاں وفاقی حکومت کا حصہ ہیں۔ آپ کے بھی 3,4 وزراء وفاقی حکومت کا حصہ ہیں۔ شامل ہیں پوری طرح مراجعات بھی لے رہے ہیں۔ تو آپ بھی اپنی پارٹی سے کہہ دیں کہ وہ وفاقی حکومت پرزور دے دیں۔ جو آپ کے وفاقی منشیر صاحبان ہیں تاکہ جو ہماری قراردادیں ہیں ہم پاس کرتے ہیں ان پر عملدرآمد کرائیں۔ thank you جی۔

میڈم اسپیکر: جی۔ میرے خیال میں اس میں بہت زیادہ تر ایم آگئیں۔ نواب صاحب! آپ اس پر اپنی comments دینا چاہیں گے یا پھر میں؟ کیوں کہ اس پر بہت زیادہ تر ایم آگئی ہیں اس کو دوبارہ سے پیش کرنا پڑے گا۔

نواب ثناء اللہ خان زہری (قاائد ایوان): اسکو دوبارہ سے پیش کر کے اس پر عبدالرحیم صاحب نے تجویز دے دی ہے۔ پھر ہم ساری قراردادوں کو اٹھا کر فیڈرل گورنمنٹ کے پاس جائیں گے اور ان سے بات کریں گے۔

میڈم اسپیکر: جی۔ اس پر نواب صاحب ایک کمیٹی بھی بن گئی ہے۔ اسکے چیئرمین بھی آپ ہی تھے۔ اور اسکے بعد انہوں نے کہا کہ چونکہ آپ بہت زیادہ busy تھے۔ تو باقی ممبرز بھی جنہوں نے کہا کہ جی کمیٹی کی کیا progress ہے تو وہ کافی ہے۔ اب یہ پچھلے سیشن میں بتی تھی۔ تو اس میں یہی تھا کہ جتنی بھی قراردادیں ہیں۔ اسمبلی نے تمام قراردادیں جمع کر لی ہیں۔ اب صرف اسلام آباد کا دورہ کرنا ہے۔ نواب صاحب! اس میں بے انتہا تر ایم آچکی ہیں۔

قاائد ایوان: میڈم اسپیکر صاحب! تر ایم کے ساتھ میرے خیال میں اس کو پاس کرتے ہیں۔

میڈم اسپیکر: اس میں کیونکہ سرفراز بھٹی صاحب نے بھی، آغا لیاقت صاحب نے بھی دی ہے، سردار عبدالرحمٰن کھیتر ان صاحب نے بھی۔۔۔ (مداغلت)

قاائد ایوان: اس میں اپوزیشن سے بھی ڈال دیں اگر وہ آنا چاہتے ہیں، زمرک خان اور مولانا عبدالواسع کو۔

میڈم اسپیکر: تو اس میں یہی ہے نواب صاحب! کہا بھی اس۔۔۔ (مداغلت)

قاائد ایوان: میڈم اسپیکر! ان میں سے ڈال دیں، مولانا واسع صاحب کو بھی۔

میڈم اسپیکر: نواب صاحب! ان کے نام ہیں۔ میں صرف یہ اپنی رولنگ دینا چاہتی ہوں کہ چونکہ اس میں بہت زیادہ تر ایم آچکی ہیں اور ایک صحیح چیز بن کے آنی چاہیے۔ نواب صاحب نے بھی اپنی تجویز میں یہی کہا ہے۔ تو یہ میرے خیال

میں جو next session ہے اُس میں تمام تر امیم کے ساتھ بیٹھ کے دوبارہ اس قرارداد کو پیش کیا جائے۔۔۔
(ڈیک بجائے گئے)

میڈم اپسیکر: سردار محمد ناصر! مشیر برائے وزیر اعلیٰ بلوچستان، آپ اپنی قرارداد نمبر 104 پیش کریں۔ آپ کو انہوں دیبا ہے؟۔ اچھا! جی۔ جی زمرک خان اچکزئی صاحب! سردار محمد ناصر کی جگہ قرارداد نمبر پیش کریں۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: قرارداد نمبر 104۔

میڈم اپسیکر: اس پر اجازت دے سکتے ہیں نواب صاحب! اس میں حکومتی word نہیں لکھا ہوا ہے، وہ دے سکتے ہیں اگر کسی کو بھی دیں اجازت تو۔ لیکن، میرے خیال میں زمرک خان صاحب! آج اس کو چھوڑ دیں جب محرک آجائے تھوڑا سا اس میں مسئلہ ہے۔ تاکہ وہ اچھے طریقے سے خود پیش کر دیں۔ جی اس کو defer کیا جاتا ہے کیونکہ محرک نہیں ہیں تو you are on a point of public importance کے لئے defer کیا جاتا ہے۔ جی عارفہ صاحب next session کے لئے importance۔

محترمہ عارفہ صدیق: شکریہ میڈم اپسیکر۔ میڈم اپسیکر! 26 دن ہو گئے ہیں disable persons جو ہیں وہ پر لیں کلب کے سامنے احتیاج پر ہیں۔ تو ان کے کچھ جائز مطالبات ہیں جو انہوں نے، پہلے میں اور زیرے صاحب ان کے پاس گئے تھے کچھ جائز مطالبات تھے ان کے اور written میں بھی انہوں نے ہمیں دیے ہیں تو انہوں نے کہا کہ یہ نواب صاحب کے سامنے رکھ دیں۔ تو سردی بھی ہے وہ معدور بھی ہیں اگر ان کا احتیاج ختم کرایا جائے اور ان کے جو جائز مطالبات ہیں وہ تسلیم کیتے جائیں تو نواب صاحب۔۔۔

میڈم اپسیکر: ان کے کیا مطالبات ہیں وہ پیشگی آپ بتا دیں؟

محترمہ عارفہ صدیق: انہوں نے written میں مجھے دیے ہیں وہ میرے پاس پڑے ہوئے ہیں میں نواب صاحب کو دے دوں گی۔

میڈم اپسیکر: آپ ان کو نواب صاحب کے پاس پہنچاویں۔

محترمہ عارفہ صدیق: جی بالکل۔

میڈم اپسیکر: جی نصراللہ زیرے صاحب! آپ اسی پربات کرنا چاہیں گے؟
جناب نصراللہ خان زیرے: جی جی، میڈم اپسیکر صاحب! میں گیا تھا پر لیں کلب کے سامنے وہاں معدور افراد نے اپنا ایک احتیاج کیمپ لگایا ہوا ہے ان کے کچھ مطالبات ہیں، خصوصی طور پر ان کے کوٹھ پر جو سروز ہوتی ہیں ان پر عملدرآمد نہیں ہو رہا ہے۔ تو میں وزیر اعلیٰ صاحب سے استدعا کرتا ہوں کہ معدوروں کا جو وہاں پر احتیاج چل رہا ہے پر لیں کلب کے سامنے،

سردی بھی ہے اُن کے مطالبات تو ہیں لیکن main demands جو ان کے کوٹھ پر عملدرآمد نہیں ہو رہا ہے۔ تو kindly اگر آپ اپنے منسٹرز میں سے ایک دو اُنکے پاس بھج دیں تاکہ اُن کو یقین دہانی ہو۔ وہ معذور لوگ ہیں سردیوں میں گذشتہ 26 دنوں سے بیٹھے ہوئے ہیں۔

قائد ایوان: Madam Speaker.

میڈم اسپیکر: جی نواب صاحب۔

قائد ایوان: thank you Madam Speaker. جی بالکل میں کیٹھری کہتا ہوں! اس چیز کا کہ جو معذور ہیں اُن کا حق بنتا ہے۔ اور on the floor of the House میں وہ کرتا ہوں کہ جتنے بھی ہمارے یہ لوگ ہیں، ہے ہی کوٹھ معذوروں کا۔ تو اُس پر جو normal بندہ ہے وہ اُس پر کس طرح لگ سکتا ہے؟ تو آپ لوگ جائیں اور اُن کو یقین دہانی کرائیں۔

میڈم اسپیکر: نواب صاحب! وہ بتانا یہ چاہ رہے ہیں کہ گورنمنٹ کی جو jobs ہوتی ہیں اُس پر اُنکو consider ہی نہیں کرتے ہیں، اُن کو رکھتے ہی نہیں ہیں۔

قائد ایوان: کیسے نہیں رکھتے ہیں؟ don't know امیری تو knowledge میں تو نہیں ہے، کیسے نہیں کر سکتے ہیں۔ یہ تو سارے ہاؤس کی، آپ کی ذمہ داری بنتی ہے۔ اور معذوروں کا کوٹھ اُس میں واضح طور پر میڈم اسپیکر! لکھا ہوا ہے کہ یہ اتنے فیصد ہے، یعنی اسیمیں اگر چھاس پوٹھیں ہیں، تو چھاس پوٹھوں میں تین یا چار پوٹھیں معذوروں کے لئے ہیں۔ یہ تو انتہائی ظلم کی بات ہے کہ اگر معذوروں کے کوٹھ پر بھی آپ کسی اور کو لگادیں تو اس میں تو واضح طور پر لکھا ہوا ہے اور یہ میں کہتا ہوں کہ اگر کسی نے معذوروں کے کوٹھ پر جس سیکرٹری نے بھی appoint کیا ہے، میں تو کسی صورت میں بھی اُس کو نہیں چھوڑوں گا۔ بڑی اچھی بات ہے کہ نصر اللہ وزیرے صاحب نے میرے knowledge میں لے آیا ہے۔ آ غالیقت صاحب بھی بیٹھے ہیں اس پر ایک کمیٹی بنائیں۔ ہر پارٹی کامیں سمجھتا ہوں ایک بنایا جائے اور پھر آکے CM کو بتائیں کہ کیا وہ ہے۔

میڈم اسپیکر: نواب صاحب! یہ منسٹرز کا کام ہے اگر آپ منسٹرز کی ایک کمیٹی بنادیں اور اُن کو بول دیں، اُن کی تسلی ہو۔ کیونکہ بھرتی وہی کرتے ہیں۔

قائد ایوان: کر رہا ہوں میڈم! میں اس پر بولتا ہوں۔ میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ انتہائی زیادتی کی بات ہے۔

میڈم اسپیکر: جی بالکل۔

قائد ایوان: اگر منسٹرز بھی کہتے ہیں سیکرٹریز کو تو یہ سیکرٹری صاحبان یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اگر یہ سیکرٹریز کو منسٹرز بھی

یہی کہتے ہیں کہ جی معدوروں کے کوٹھ پر کسی normal آدمی کو بھرتی کریں تو وہ نہیں کریں۔ اگر منظر کے خلاف تادبی کا رروائی نہیں ہوگی تو سیکرٹری کے خلاف میں تادبی کا رروائی کروں گا۔ یہ تو انسانیت کے خلاف ہے۔ جو ہمیں کوٹھ دیا گیا ہے سب کچھ دیا گیا ہے۔ ٹھیک ہے جو ان کا حصہ انہیں دیا گیا ہے وہ انہیں دیا جائے۔ اب CM ہر چیز پر وہ نہیں کرتا ہے لیکن CM کی ذمہ داری ہے کہ وہ کریں۔ لیکن اُس میں واضح طور پر وہ ہے، میں منظر رہا ہوں۔ میں سینئرنٹر رہا ہوں میرے پاس تین تین، چار چار portfolio رہے ہیں۔ لیکن جو appointments میں نے کیئے ہیں اُس میں ٹک مارک میں نے کیئے ہیں کہ جو معدوروں کا کوٹھ ہے یا اس میں اقلیتوں کا بھی کوٹھ ہے۔ میں ایس ایڈجی اے ڈی کا منظر رہا ہوں۔ اُس میں سینئرنٹر کی تعداد میں پوشیں نکل آتی تھیں۔ تو اُس میں واضح طور پر تھا کہ اس میں بھی! اقلیتوں کے لئے ہیں اس میں اتنی معدوروں کے لئے ہیں۔

میڈم اسپیکر: خواتین کے لئے ہیں۔

قائد ایوان: جی ہاں خواتین کے لئے ہیں۔ تو ہم نے سب کو دی ہیں وہ چیزیں، وہ نوکریاں دی ہیں تو اس میں بالکل کمیٹی بنادیں۔

میڈم اسپیکر: جی عارفہ صاحب۔

محترمہ عارفہ صدیق: اس پر پہلے سے ایک کمیٹی بنی ہوئی ہے۔

میڈم اسپیکر: جی سردار صاحب۔

سردار رضا محمد بڑج (مشیر برائے وزیر اعلیٰ مکملہ قانون و پارلیمنٹی امور و اطلاعات): میڈم اسپیکر! آپ کی مہربانی اس میں میں تھوڑا سا ایک correction کرنا چاہتا ہوں۔ یہ ہے کہ دو پرسنٹ ہمارے پاس معدوروں کا کوٹھ ہے۔ % پانچ ہمارے پاس وہ میں کا کوٹھ ہے۔ اور پانچ فیصد ہمارے پاس minorities کا کوٹھ ہے بدشتمی یہ ہے کہ ہم بیس پوشیں اتنا نفس کرتے ہیں تو اس میں ایک پوسٹ minorities کی ہوگی ایک لیڈریز کی ہوگی۔ لیکن as such میں معدوروں کا کوٹھ نہیں آئے گا۔ جب تک یہ پچاس پوشیں نہیں ہوں۔ ہم کوشش نہیں کرتے ہیں، ہم نے اس چیزا solution نہیں ڈھونڈا ہے۔ ہر ڈیپارٹمنٹ میں سو سے زیادہ لوگ کام کرتے ہیں۔ اگر ہم اُس سمت کو لیں تو پانچ پرسنٹ کوٹھ اُسی سمت میں آپ بنادیں تاکہ ان کا حق پورا ہو سکے۔ اور اسی طرح معدوروں کے لئے دو پرسنٹ کا کوٹھ ضرور رکھنا چاہیے۔ اگر ہمارے پاس پچاس سیٹیں ہوں تو ایک سیٹ اُن کو دے سکیں۔

میڈم اسپیکر: تو سردار صاحب! اس پر آپ amendment تجویز کر دیں نا۔

مشیر برائے وزیر اعلیٰ مکملہ قانون و پارلیمنٹی امور و اطلاعات: سب سے ٹیکنیکل مسئلہ ہمارا یہی ہے۔

میڈم اسپیکر: نہیں تو آپ اس کا حل ہی تجویز کر دیں کہ کس طرح سے ہو؟

مشیر برائے وزیر اعلیٰ مکملہ قانون و پارلیمانی امور و اطلاعات: یہی ہم بات کرنا چاہتے ہیں کہ آج جو existing quota ہے اُس میں معذوروں کا کوٹھنکال لیں female کا کوٹھنکال لیں۔

میڈم اسپیکر: اس میں تو آپ کو تمیم کرنی پڑے گی۔

مشیر برائے وزیر اعلیٰ مکملہ قانون و پارلیمانی امور و اطلاعات: میں ولیم صاحب کو دو تین دفعہ ڈاکٹر مالک صاحب کے پاس لایا ہوں۔ کہ اس طرح تو آپ بھی بھی ان کا کوٹھ پورا نہیں کر سکتے ہیں کہ دس دس آدمی لاتے رہیں گے دو دفعہ میں آپ اس کو advertise کریں گے اُن کا کوٹھ کہاں سے آئے گا؟ کسی کا بھی نہیں آئے گا۔ thank you very much۔

قائد ایوان: میرا خیال ہے کہ ایک کمیٹی بنادیں۔ کمیٹی پھر اس کو دیکھے لے کہ جو بھی ترا میم کرنی ہیں وہ کرنی ہیں لیکن یہ ہونی چاہیے اور یہ ہمارے ذریعے ہونی چاہیے یہ اُن کا حق ہے اُس میں تمیم کرنا بھی ہمارا کام ہے۔ ہم نے ہی کرنا ہے اس کو۔ لیکن ان لوگوں کو، میں تو سمجھتا ہوں کہ اگر دو پرسنٹ یا تین پرسنٹ بھی ہم کر لیں تو کوئی حرج نہیں ہو گا۔ مل جائیں ان کو۔ مطلب تین پرسنٹ بھی کر لیں ان کو ملنا چاہیے۔ وہ بھی اس معاشرے کا حصہ ہیں اور ہم میں سے ہیں۔ خواتین بھی معاشرے کا حصہ ہیں خواتین کا بھی زیادہ ہونی چاہیے۔ اور جو minorities کے لوگ ہیں وہ بھی ہمارے بھائی ہیں ہمارے لوگ ہیں ہمارا حصہ ہیں ہونا چاہیے تو ان چیزوں کو کرنا چاہیے یہی چیزوں ہیں کرنے والی۔

میڈم اسپیکر: جی زمرک صاحب! آپ کی بات کرنا چاہتے ہیں؟

انجینئر زمرک خان اچنڈی: میں گیا تھا، اُن کے کچھ اور مطالبات ہیں کہ میڈیکل facilities، عام اُن کے جو ایجوکیشن کے خرچے ہیں اُس کی وہ ڈیماڈ کی ہوئی ہے۔ اپیشلی اُنہوں نے کہا ہے کہ سب کو اگر لیپ ٹاپ مل رہے ہیں تو ہمیں کیوں نہیں مل رہے ہیں جو ہمارے کو الیفائنڈ لوگ ہیں اُن کے لئے اگر آپ لیپ ٹاپ کا بھی اعلان کر دیں۔

قائد ایوان: جو کمیٹی بنے گی، کمیٹی جا کے اُن کے سارے demands کو دیکھے لے گی۔ جو جائز demands اُن کے ہوں گے اگر اُن میں لیپ ٹاپ چاہیے جو qualify کرتے ہیں، جو merit پر آتے ہیں اُن کو لیپ ٹاپ بھی ہم دیں گے۔ جن کو ایجوکیشن چاہیے جو پڑھ سکتے ہیں پڑھنا چاہتے ہیں ہم اُن کو اسکارشپ بھی دے دیں گے اور اُن کو پڑھائیں گے۔ (ڈیک بجائے گئے)

میڈم اسپیکر: جی۔ نواب شاء اللہ خان زہری صاحب نے بڑا ایک اچھا gesture دیا ہے۔ یقیناً جو معذور لوگ ہیں وہ ہم سے زیادہ توجہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کو ایک کی دی ہے، لیکن ہم سب کو اُن کی respect کرنی چاہیے اور اُن کے حقوق کی بات کرنی چاہیے جیسے کہ نواب صاحب نے کہا۔ بھی اس پر یہی ہے کہ چونکہ گورنمنٹ کی طرف سے بھی یہ

view آیا ہے کہ اس مسئلے کو تصحیح کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی جائے۔ اس لئے اس پر میں ایک کمیٹی تشکیل دیتی ہوں۔۔۔ (مداخلت) نواب صاحب! پارلیمانی لیڈرز کا بیکھرا ہونا ذرا مشکل ہوتا ہے تو ایک جو ممبر لائے ہیں، سردار رضا محمد بڑی تھی صاحب کو رکھ دیں کیونکہ وہ ہمارے منشیر لاء بھی ہیں اور انہوں نے ٹینکنگ پوائنٹ بھی اٹھایا ہے، عارفہ صاحب نے point of public interest پر اس یہ پوائنٹ لائی ہیں اُن کو اسمیں ڈال دیتے ہیں، زمرک خان کو اور ولیم برکت صاحب کو۔ ولیم برکت صاحب اسی کمیٹی کے ہیں، تو یہ آپ اگر جتنی جلدی کر دیں گے تو میرے خیال میں بہتر ہو گا۔ کمیٹی کا نوٹیفیکیشن جیسے ہی ہو جائے گا تو آپ لوگ فوراً اپنی کمیٹی کی میٹنگ بُلائیں۔ سردار رضا بڑی تھی صاحب اس کو head کریں گے۔

محترمہ شاہدہ روڈ: میڈم اسپیکر۔

میڈم اسپیکر: جی۔

محترمہ شاہدہ روڈ: میں آپ کی توجہ اس جانب دلانا چاہتی ہوں سب سے اہم issue کی طرف، کوئی نہ اس وقت غیر اعلانیہ لوڈ شیڈنگ سے بہت بُری طرح متاثر ہے۔ میں زیادہ وقت اس ہاؤس کا نہیں لوں گی میری صرف ایک ڈیماڈ ہو گی کہ آپ personally یا قائد ایوان کے through اس چیز کا نوٹس لیں کہ کوئی شہر کے اندر غیر اعلانیہ لوڈ شیڈنگ کی وجہ سے لوگوں کو بہت مشکلات کا سامنا ہے۔ چھ سے آٹھ گھنٹے تک بھلی بند رہتی ہے۔ آج بھی نواز شریف صاحب اعلان کر کے گئے ہیں کہ ہم نے پاک کر دیا ہے اس کو اور لوڈ شیڈنگ ختم ہو چکی ہے لیکن آج میں اس ہاؤس میں برملا کریں ہوں کہ ہمارے وہ علاقے جناح فیڈر جو ہمارے ہے اُس پر بھی چھ سے آٹھ گھنٹے تک routine میں جا رہی ہے۔ جب آپ فون کر کے پوچھیں تو کہتے ہیں کہ tripping ہے یہ ہے وہ ہے لیکن چھ سے آٹھ گھنٹے سے پہلے بھلی نہیں آتی ہے۔

میڈم اسپیکر: شاہدہ صاحبہ! آپ بات مانیں کہ میں، میں گھنٹے کی لوڈ شیڈنگ سے بہت کم ہو گئی ہے۔

محترمہ شاہدہ روڈ: نہیں نہیں، بیشک کم ہیں۔ لیکن ختم نہیں ہوئی ہے آپ ختم کا الفاظ استعمال نہیں کر سکتے اور مزے کی بات یہ ہے کہ پورے پاکستان کے اندر لوڈ شیڈنگ کم ہوئی ہے سردى آتے ہی بلوچستان کے اندر لوڈ شیڈنگ بڑھا دی گئی ہے تو اس کا kindly نوٹس لیا جائے اور ان لوگوں سے کہا جائے۔

میڈم اسپیکر: ٹھیک ہے جی یہ آگیا ہے۔ اب اسمبلی کا اجلاس بروز منگل مورخہ 05 دسمبر 2017ء بوقت شام 04:00 بجے تک کیلئے ماتوی کی جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس رات 07:00 بجکر 03 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

☆☆☆